انّ من الشعر لحکمۃ وانّ من البیان لسحرا

حضور پرنور اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا

نعتیہ کلام

مسمّیٰ بہ

# حدائقِ بخشش

حصہ دوم

ناشر

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَلَا يَا أَيُّهَا السَّاقِي أَدِرْ كَأْسًا وَّنَاوِلْهَا — کہ بر یادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا
بلا بارید حبِّ شیخ نجدی بر وہابیہ — کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا
وہابی گرچہ اخفا می کند بغضِ نبی لیکن — نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا
توہب گاہِ ملکِ ہند اقامت رانمی شاید — جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا
صلائے مجلسم در گوش آید ہیں بیا بشنو — جرس مستانہ می گوید کہ بر بندید محملہا
مگر واں رد ازیں محفل رہِ اربابِ سنت تو — کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسمِ منزلہا
دریں جلوت بیا از راہِ خلوت تا خدا یابی — مَتٰی مَا تَلْقَ مَنْ تَهْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَهْمِلْهَا
دلم قربانت اے دودِ چراغِ محفلِ مولد — ز تابِ جعدِ مشکینت چہ خوں افتاد در دلہا
غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحتِ مولد — کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحلہا

رضائے مستِ جامِ عشق ساغر بازمی خواہد
أَلَا يَا أَيُّهَا السَّاقِي أَدِرْ كَأْسًا وَّنَاوِلْهَا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا — صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا — مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا — بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا
ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا — سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

ش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا — یہ مثمن برج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

ئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا — ماہِ سنت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا

ے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا — بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

ں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا — نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا — دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا — سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

بینیِ پُر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا — ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا — لو سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا — مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا — گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبتِ عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا — کفشِ پا پر گر کے بن جاتا ہے گپھا نور کا

شمعِ دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا — تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا — ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا — نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا — سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بنا نامِ خدا اسرا کا دولہا نور کا — سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

بزمِ وحدت میں مزا ہوگا دوبالا نور کا — ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اکّا نور کا

وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا　　قدرتی بینوں میں بجتا ہے لہرا نور کا

یہ کتاب کن میں آیا طرفہ آیہ نور کا　　غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنیٰ نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا　　مَنْ رَاٰنِیْ کیا یہ آئینہ دکھایا نور کا

صبح کر دی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا　　شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

پڑتی ہے نوری بھرن امڈا ہے دریا نور کا　　سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا　　تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

نسخ ادیان کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا　　تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا　　نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا　　ماہ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے تمغہ نور کا　　اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس با نور کا　　نورِ حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا

انجمن والے ہیں انجم بزم حلقہ نور کا　　چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا　　مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا　　ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا　　مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا　　مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا

انور کہیئے یا قصرِ معلّٰے نور کا
چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

ہ مل سکتی نہیں جد پہ ہے پہرا نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

ع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

ب مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

شع واضح میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

نبیا اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

رمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

اب حسن گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول
نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

ے مہرِ قدس تک تیرے توسط سے گئے
حدِّ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

سبزہ گردوں جھکا تھا بہرِ پابوسِ براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

اب سُم سے چندھیا کر چاند انہیں قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

دید نقشِ سم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ
پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکسِ سم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند
پڑ گیا سیم و زرِ گردوں پہ سکّہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

لٹ گیسو دہن نٓ ابرو آنکھیں عٓ صٓ — کٓھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور
اے رضا یہ احمد نوری کا فیضِ نور ہے — ہوگئی میری غزل پڑھ کر قصیدہ نور

---

اتمان و سیاہکار یہا! — شافع حشر و غمگسار یہا
دور از کوئے صاحبِ کوثر — چشم دارد چہ اشکبار یہا
در فراق تو رسول اللہ — سینہ دارد چہ بے قرار یہا
ظلمت آباد گور روشن شد — داغ دل راست نور بار یہا
چہ کند نفس پردہ در مولیٰ — چوں توئی کرم پردہ دار یہا
سگِ کوئے نبی و یک نگہے — من و تا حشر جاں نثار یہا
سَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى — حق لمنوت، چہ پاسدار یہا
دارم اے گل بیاد زلف و رخت — سحر و شام آہ و زار یہا

تازہ لطفِ تو بر رضا ہردم
مرہم کہنہ دل فگار یہا

---

## فصل اوّل فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ترا ذرہ مہِ کامل ہے یا غوث — ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث — وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

قدِ بے سایہ ظلِ کبریا ہے
تو اس کے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث

تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلم رو میں حرم تا حل ہے یا غوث

دل عشق و رخ حسن آئینہ ہیں،
اور ان دونوں میں ترا ظل ہے یا غوث

تری شمع دل آرا کی تب و تاب
گل و بلبل کی آب و گل ہے یا غوث

ترا مجنوں، ترا صحرا، ترا نجد
تری لیلےٰ ترا محمل ہے یا غوث

یہ تیری چمپئی رنگت حسینی
حسن کے چاند صبح دل ہے یا غوث

گلستاں زار تیری پنکھڑی ہے
کلی سو خلد کا حاصل ہے یا غوث

اگال اس کا اولہا ابرار کا ہو
جسے تیرا اُلش حاصل ہے یا غوث

استفادہ میں کیا جس نے قمر چاک
تو اس مہ کا مہِ کامل ہے یا غوث

جسے عرش دوم کہتے ہیں افلاک
وہ تیری کرسی منزل ہے یا غوث

تو اپنے وقت کا صدیق اکبر
غنی و حیدر و عادل ہے یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں!
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے
وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث

فیوضِ عالم امی سے تجھ پہ
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں
وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں
جو تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث

نہ کیوں ہو تیری منزل عرشِ ثانی
کہ عرشِ حق تری منزل ہے یا غوث

وہیں سے ابلے ہیں ساتوں سمندر | جو تیری نہر کا ساحل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے حلقے | تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث
بخارا و عراق و چشت و اجمیر | تری لو شمع ہر محفل ہے یا غوث
جو تیرا نام لے ذاکر ہے پیارے | تصور جو کرے شاغل ہے یا غوث
جو سر دے کر ترا سودا خرید ے | خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث
کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا ! | رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

# وصل دوم فضائل عزّ بطشہ دِگر

جو تیرا طفل ہے کامل ہے یا غوث | طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث
تصوف تیرے مکتب کا سبق ہے | تصرف پہ ترا عامل ہے یا غوث
تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ | کہ گھر سے چلتے ہی موصل ہے یا غوث
تو نورِ اول و آخر ہے مولی | تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث
ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر | تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث
کتاب ہر دل آثار تصرف | تیرے دفتر ہی سے ناقل ہے یا غوث
فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے | فتوحات و فصوص آفل ہے یا غوث
ترا منسوب ہے مرفوع اس جا | اضافت رفع کی عامل ہے یا غوث
تیرے کامی مشقت سے بری ہیں | کہ بر تر نصب سے فاعل ہے یا غوث

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کُن اور سب کُن مکن حاصل ہے یا غوث

تری عزت تری رفعت ترا فضل
بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث

ترے جلوے کے آگے منطقہ سے
مہ و خور پہ خطِ باطل ہے یا غوث

سیاہی مائل اس کی چاندنی آئی
قمر کا یوں فلک مائل ہے یا غوث

طلائے مہر ہے ٹکسال باہر
کہ خارج مرکزِ حامل ہے یا غوث

تو برزخ ہے برنگِ نونِ منت
دو جانب متصل حاصل ہے یا غوث

نبی سے آخذ اور امت پہ فائض
اُدھر قابل اِدھر فاعل ہے یا غوث

نتیجہ حدِ اوسط گر کے دے اور
یہاں جب تک کہ تو شامل ہے یا غوث

اَلَا طُوبیٰ لَکُم ہے وہ کہ جن کا
شبانہ روز ورد دل ہے یا غوث

عجم کیسا عرب حل کیا حرم میں
جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث

ہے شرح اسم اَلقَادِر ترا نام
یہ شرح اس متن کی حامل ہے یا غوث

جبیں جبہ فرسائی کا صندل
تری دیوار کی کہگل ہے یا غوث

بجالایا وہ امرِ سَارِعُوا کو
تری جانب جو مستعجل ہے یا غوث

تری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث

تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے
تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

رضاؔ کے کام اور رک جائیں حاشا
ترا سائل ہے تو باذل ہے یا غوث

## وصل سوم تفضیل حضور در علم ہر علمہ و مشہور!

بدلی یا فرد جو کامل ہے یا غوث
ترے ہی در سے مکمّل ہے یا غوث

جو تیری یاد سے ذاہل ہے یا غوث
وہ ذکر اللہ سے غافل ہے یا غوث

اَنَا السَّیَّاف سے جاہل ہے یا غوث
جو تیرے فضل پر صائل ہے یا غوث

سخن ہیں اصفیا تو مغز معنے
بدن ہیں اولیا تو دل ہے یا غوث

اگر وہ جسم عرفاں ہیں تو تو آنکھ
اگر وہ آنکھ ہیں تو تل ہے یا غوث

الوہیت نبوت کے سوا تو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث

نبی کے قدموں پہ ہے جز نبوت
کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث

الوہیت ہی احمد نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

رہا میدان و شہرستان عرفاں
ترا رمنا تری محفل ہے یا غوث

یہ چشتی سہروردی نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی
ترا میلا تری محفل ہے یا غوث

انہیں تو قادری بیعت سے تجدید
وہاں خاطی وہ مستقبل ہے یا غوث

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

غلط کردم تو واہب ہے نہ مقرض
تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ — کہ تلوا تاجِ اہلِ دل ہے یا غوث

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل — بحکمِ اولیا باطل ہے یا غوث

جہاں دشوار ہو وہمِ مساوات — یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث

اسے ادبار جو مدبر ہے تجھ سے — وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث

خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول — جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث

ستم کوری وہابی رافضی کی — کہ شہد و تنگ ترا قائل ہے یا غوث

وہ کیا جانے گا فضلِ مرتضیٰ کو — جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

تیرے خدام کے آگے ہے اک بات — جو اور اقطاب کو مشکل ہے یا غوث

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

## وصل چہارم استعانت از سرکارِ غوثیت

### رضی اللہ تعالےٰ عنہ

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث — مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

دہائی یا محی الدین دہائی — بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث

وہ سنگیں بدعتیں وہ تیزی کفر — کہ سر پر تیغ دل بسمل ہے یا غوث

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ — مدد کو آ دمِ بسمل ہے یا غوث

ترے سونے سے سویا بخت دیں جاگ
جگا چھینٹے پہ دن مائل ہے یا غوث

خدارا ناخدا آوے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یا غوث

جلادے دیں جلادے کفر و الحاد
کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یا غوث

ترا وقت اور پڑے یوں دین پر وقت
نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث

رہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی
جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث

غیورا اپنی غیرت کا تصدق
وہی کر جو ترے قابل ہے یا غوث

خدارا مرہم خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

نہ دیکھوں شکلِ مشکل تیرے آگے
کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یا غوث

وہ گھیرا رشتۂ شرکِ خفی نے
پھنسا زنار میں یہ دل ہے یا غوث

کٹے ترسا و گبر اقطاب و ابدال
یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث

تو قوت دے میں تنہا کام بسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث

عدو بد دین مذہب والے حاسد
تو ہی تنہا کا زور دل ہے یا غوث

حسد سے ان کے سینے پاک کر دے
کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یا غوث

غذائے دق یہی خوں استخواں گوشت
یہ آتش دین کی آکل ہے یا غوث

دیا مجھ کو انہیں محروم چھوڑا
مرا کیا جرم حق فاصل ہے یا غوث

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

عطائیں مقتدر غفار کی ہیں
عبث بندوں کے دل میں غل ہے یا غوث

ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے — یہ منہ ورنہ کسی قابل ہے یا غوث
بھرن والے ترا جھالا تو جھالا — ترا چھینٹا مرا غاسل ہے یا غوث
ثنا مقصود ہے عرض غرض کیا — غرض کا آپ تو کافل ہے یا غوث
رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

---

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود — طیبہ کے شمس الضحٰی تم پہ کروڑوں درود
شافع روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود — دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
جان و دلِ اصفیاء تم پہ کروڑوں درود — آب و گلِ انبیاء تم پہ کروڑوں درود
لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا — کوشکِ عرش و دنیٰ تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا — جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا — نیرِ فاراں ہوا تم پہ کروڑوں درود
دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا — سینہ پہ رکھدو ذرا تم پہ کروڑوں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب — نام ہوا مصطفٰے تم پہ کروڑوں درود
غایت و علت سبب بہر جہاں تم ہو سب — تم سے بنا تم بنا تم پہ کروڑوں درود
تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات — اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درود
مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہر کے دوست — تم ہو درونِ سرا تم پہ کروڑوں درود

کیا ہیں جو بے حد ہیں لوث تم تو ہو غیث اور غیوث
چھینٹے میں ہوگا بھلا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا، تم پہ کروڑوں درود

وہ شب معراج راج وہ صف محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا، تم پہ کروڑوں درود

نحت فلاح الفلاح رحت فراح المراح
عد لیعود الہنا تم پہ کروڑوں درود

جان و جہان مسیح داد کہ دل ہے جریح
نبضیں چھٹیں دم چلا، تم پہ کروڑوں درود

اف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مرے مشکل کشا، تم پہ کروڑوں درود

تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا، تم پہ کروڑوں درود

خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ
آگے جو شہ کی رضا، تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور،
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

مہر خدا نور نور دل ہے سیاہ دن ہے دور
شب میں کرو چاندنا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو شہید و بصیر اور میں گناہ پر دلیر
کھول دو چشم حیا، تم پہ کروڑوں درود

چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر
دل میں رچا دو ضیا، تم پہ کروڑوں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور
لم ہے یہ وہ اِن ہوا تم پہ کروڑوں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا، تم پہ کروڑوں درود

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

طارم اعلیٰ کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروڑوں درود

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص
بندے سے کر دو رہا، تم پہ کروڑوں درود

تم ہو شفائے مرض خلقِ خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں درود

بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ
عفو پہ بھولا رہا، تم پہ کروڑوں درود

لو تہ دامن کی شمع جھونکوں میں ہے روزِ جمع
آندھیوں سے حشر اٹھا، تم پہ کروڑوں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا، تم پہ کروڑوں درود

گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف
لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود

تم نے برنگ فلق جیب جہاں کر کے شق
نور کا تڑکا کیا، تم پہ کروڑوں درود

نوبتِ در ہیں فلک خادم در ہیں ملک
تم ہو جہاں بادشاہ، تم پہ کروڑوں درود

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل
خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے ماہ تمام، جملہ رسل کے امام
نوشۂ ملکِ خدا، تم پہ کروڑوں درود

تم ہو جواد و کریم، تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم!
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا، تم پہ کروڑوں درود

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم!
درد کو کر دو دوا، تم پہ کروڑوں درود

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود

مظہرِ حق ہو تمہیں مظہرِ حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا، تم پہ کروڑوں درود

زور دہ نارساں تکیہ گہ بے کساں
بادشہ ماورا تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن — ایسی چلادو ہوا، تم پہ کروڑوں درود
اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدین — بندہ ہے تنہا شہا، تم پہ کروڑوں درود
کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بےبس ہوں میں — تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروڑوں درود
گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین! — کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں درود
باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں — ایسے تمہیں پالنا، تم پہ کروڑوں درود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ — ایسوں کو ایسی غذا، تم پہ کروڑوں درود
گرنے کو ہوں روک لو، غوطہ لگے ہاتھ دو — ایسوں پر ایسی عطا، تم پہ کروڑوں درود
اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو — کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں درود
کرکے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درود
کر دو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو براہ — اہل ولا کا بھلا، تم پہ کروڑوں درود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سرورا، تم پہ کروڑوں درود
کام غضب کے کئے اس پہ ہے سرکار سے — بندوں کو چشم رضا، تم پہ کروڑوں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے! — جلوہ قریب آگیا، تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

---

ز عکست ماہ تاباں آفریدند — ز بوئے تو گلستاں آفریدند

نہ از بہر تو صرف ایمانیاں | کہ خود بہر تو ایماں آفریدند
صبا رامست از بوئیت بہر سو | چناں افتاں و خیزاں آفریدند
برائے جلوۂ یک گلبن ناز | ہزاراں باغ و بستاں آفریدند
ز مہر تو متاعے بر گرفتند | وزاں مہر سلیماں آفریدند
چو انگشتِ تو شد جولانِ دہ برق | قمر را بہر قرباں آفریدند
ز لعل نوشخند جاں فزا ہیت | زلالِ آبِ حیواں آفریدند
نہ غیر کبریا جاں آفرینے | نہ خود مثل تو جاناں آفریدند
پئے نظارۂ محبوب لاہوت | جبینت آئینہ ساں آفریدند
بنا کردند تا قصر رسالت | ترا شمع شبستاں آفریدند
ز مہر و چرخ بہرِ خوانِ جودت | عجب قرص و نمکداں آفریدند

زحسنت تا بہارِ تازہ گل کرد!
رضا یت را غزل خواں آفریدند

---

# وَظِیفَہ قَادِرِیَّہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ | فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالٰی
داد مشقم جام وصل کبریا | پس بگفتم بادہ ام را سوئیم آ

الصلا اے فضلہ خوارانِ حضور    شاہ بر جود ست و صہبا در دور

بخشش کردن گر نہ عزم خسروی ست    آخر ایں نوشیدہ خواندن بہر چیست

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ    فَہِمْتُ بِسَکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

شد دواں در جامہا سویم رواں    والہ سکرم شدم در سروراں

سکر تو از ذکر و شکر اکبر بود    سکر چوں حکم خودی بر می رود

سوئے مے بر بوئے مے مرداں رواں    بادہ خود سویت بپائے سروراں

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا    بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

گفتم اے قطباں بعون شانِ من    حملہ در آئیدتاں مردانِ من !

جمع خواندی تا قوی دلہا شوند    ہم ز عونِ حالِ خود وادی کنند

ورنہ تا باہم حضورِ تو سعود    حاش للہ تاب دیدارے کہ بود

وھموا واشربوا انتم جنودی    فساقی القوم بالوافی ملالی

ہمت آرید و خورید اے لشکرم    ساقیم دادہ لبالب از کرم

لشکرِ حق جام تو لبریزیست    ہر لبالب را چکیدن در پے است

تا باہم آید ان شاء العظیم    آں نصیب الارض من کاس الکریم

شربتم فضلتی من بعد سکری    ولا نلتم علوی واتصالی

من شدم سرشار و سورم می چشید    رخت تا قرب و علوم کے کشید

فضلہ خورانش تنہا من گدائے    روسۓ آنم کو کہ خواہم قطرہ لائے

بیتے چو شہم گفتہ ملا مثال شعرے / ے طلب لانشوی اینجا نہ لائے

مقامکو لعلی جمعا دلکت / مقامی فوتکم مازال مالی

جائے تاباں بالاوئے جایم بود / فوق تاں از روز اول تا ابد

جایت بالاتر نہ ہم جائیہا / جائیہا خود ہست بہر پائیہا

پائیہا چبود کہ سرہا زیر پات / پات ہم کے چوں فرود آئی زجات




انا فی حضرۃ التقریب وحدی / یصرفنی وحسبی ذوالجلال

یکہ در قسم خدا گردانندم / حال وکافی آں جلیل واحدم

یکہ می گرداندت آں یک نہ غیر / حال ما گرداں زنشہ ہا سوئے خیر

تاج تقریبش شادماں بر سر بنہ / شئی للہ قرب خود مارا بدہ

انا البازی اشہب کل شیخ / ومن ذا فی الرجال اعطی مثالی

باز اشہب ماں شیخاں چوں حمام / کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام

چند اے شہبازِ طیرستانِ قدس | اے شکارِ پنجہ ات مرغانِ قدس
شادمان بر قمری و کوتر بزن | گاہ گاہ بر خستہ چندے ہم فگن
کسانی خلعة بطراز عزم | وتوجنی بتیجانِ الکمالِ
خلعتم با خوش نگارِ عزم داد | بر سرم صد تاج دارائی نہاد
یارب ایں خلعت ہمایوں تا نشور | حلّہ پوشا یک نظر بر مشتِ عود
تاج را از فرقِ خود معراج دہ | بر سرم از خاکِ راہت تاج دہ
واطلعنی علے سرٍّ قدیم | وقلدنی واعطانی سوالی
آگہم فرمود بر رازِ قدیم | عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم
عہدہ از تو عہد از تو ما از تو | ما بظلِ نعمت و ہم ناز تو
بیلئے درخ درخ زماں خرمی است | شوئے با شحنہ حالا ترس کیست
وولانی علے الاقطاب جمعاً | فحکمی نافذ فی کلّ حالِ
والیم کردہ بر قطاب جہاں | پس بہر حال ست حکم من رواں
اے ثریا تا ثرے امرت امیر | مجرمے بے حکم را در حکم گیر
پیش ازاں کافتد سوئے آتش نیاز | نرم نرم از دستِ لطف راست ساز
فلو القیت سری فی بحارٍ | لصار الکل غوراً فی الزوالِ
رازِ خود گر افگنم اندر بحار | جملہ گم گردد و شو رفتہ بغار
نفس و شیطاں نزعِ جاں گور و نشور | نامہ خواندن بر سرِ خنجر عجب

تا خدایا ہفت دریا در رہم | دست گیر اے یم زرارت کم زنم

ولو القیت سری فی جبالی | لدکت واختفت بین الرمال

رازم از جلوہ دہم گر در جبال! | پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال

اے زرارت کوہ کاہ و کاہ کوہ | کارِ یکجاں راست سدِّ راہ کوہ

طاعتم کاہ است جرمم کوہ زار | کوہ را کاہ و بپرود کاہ زار

ولو القیت سری فوق نار | لخمدت وانطفت من سر حالی

پرتو راز افگنم گر بر اثیر | سرد و خامش گردد از رازم سعیر

نیر امن نار جرم افسردختم | ہم دل رازم در ونقش سوختم

نار من از زور باخود نوش کن | نار من از نور خود خاموش کن

ولو القیت سری فوق میت | لقام بقدرة المولیٰ تعالیٰ

رازِ خود بر مردہ گر افگنم | زندہ برخیزد باذن ذوالکرم

اے نگاہت زندہ سازِ مردہا | چیست پیشت ور دل افسردہا

ایں لبانت جلوہ بار شہد کن | قم لقبر مردہ ام را زندہ کن

ومنا منہا شہور او دہور | تمر وتنقضی الا اتالی

نیست شہرے نیست دہرے امروز | تا نیاید بر درم پیش از ظہور

اے در تو مرجع ہر دہر و شہر | بندگانت را چہ ترس از دستِ دہر

ہر مہ عمرم کن از مہرت بخیر! | خیر مخصامن نہ بینم ہیچ ضیر

وتخبرنی بما یاتی وتجری          تعلمنی فاقصر عن جدالی

جمله گوید با من از حالِ وصف          از جدالم دست کوته باید ست

لو خشی الله ربیدای شه الجلال          غرض بگی ور او ماه وسال

ور جدالش کے کجا یابی اماں          خود کنیز او زمین بنده زماں

مریدی هم وطب وشطح وغنِ          واشغل ما تشاء فالاسم عالی

بنده ام خوش می سرا بیباک و مست          هرچه خواهی کن که نسبت برترست

این سخن را بنده باید بنده گو          بنده گفت اے بادشاه و بنده جو

شاه و پاکوبان رود جانم ز تن          بو مریدی هم وطب وشطح وغن

مریدی لا تخف الله ربی          عطانی رفعة نلت المنال

رب من حق بنده از ترسے مثال          رفتیم آمد رسیدیم تا منال

اے ترا الله رب محبوب اب          طرفه مربوبی و محبوبی عجب

رب واب پاکت خود از ریب و عیب          از دلم برکش شہا هر عیب و ریب

مریدی لا تخف واش خانی          عزوم قاتل عند القتال

بنده ام ترسے مدار از بدسگال          سخت عزم و قاتلم وقتِ قتال

شکرِ حق با بندگان شه راسخ ست          خانه زادیم زباب و مادرست

بنده ات را دشمنان دانند حس          یا عدو رقا قاتلا فریاد رس

طبول لی فی السماء والارض دقت          وشاوس السعادة قد بدالی

نوبتم در خضری و عنبر از دند | شد نقیبِ موکبم بختِ بلند
یارب این شہ را مبارک دیر باز | تخت و بخت و تاج و باج و ساز و ناز
بادشاہا شکرِ سلطانی خویش | یک نگاہے بر گدائے سینہ ریش
بلاد اللہ ملکی تحت حکمی | و وقتی قبل قلبی قد صفا لی
ملکِ حق ملکم بفرمان من | وقتِ من شد صاف پیش از جان من
بارک اللہ وسعتِ سلطان تو | شرق تا غرب آنِ تو قربان تو
تیرہ وقتے خیرہ بختے سینہ ریش | بر در آمد دہ زکوٰۃ وقت خویش
نظرت الی بلاد اللہ جمعًا | کخردلة علیٰ حکم اتصال
در نگاہم جملہ ملکِ ذو الجلال | دانہ خردل سان بحکم اتصال
دہ کہ تو مے بینی و ما در گناہ | آہ آہ از کورے ما آہ آہ
چشم دہ تا زین بلاہا وارہیم | روئے تو بینیم و بر پا جان دہیم
وکل ولی لہ قدم وانی | علیٰ قدم النبی بدر الکمال
ہر ولی را یک قدم وانند و ما | بر قدم ہائے نبی بدر الکمال
گام جانہا تو بگامِ مصطفیٰ | حیف بر خطواتِ دیو آئیم ما
گام بر گام سگے ما را مبیں | دست دہ برکش سوئے راہ مبین
درست العلم حتی صرت قطبًا | ونلت السعد من مولی الموالی
درس کردم علم تا قطبے شدم | کرد مولائے موالی اسعدم

اے سعید بو سعید سعد دین — سعد چرخ ہست بندہ اے سعد زمین

نے ہمیں سعدی کہ شاہا سعد کن — سعد کن تا سعد ما را سعد کن

وحالی فی ہواجرہم صیام — وفی ظلم اللیالی کالسلآلی

در تموز روز جیشم روزہ دار — در شب تیرہ چو گوہر نور بار

کار مرداںست صیام ست و قیام — کام ما، در خورد بام و خواب شام

مرد کن یا خاک راہب کن شتاب — ایں بہائم را چناں گو کن تداب

انا الحسنی والمخدع مقامی — واقدامی علی عنق الرجال

از حسن نسل من و مخدع مقام — پائے من بر گردن جملہ کرام

سر و را ما ہم براہ افتادہ ایم — پائے مالت را سرے بنہادہ ایم

گل براہا یک قدم گل کم بداں — حسبتہ للہ مرو دامن کشاں

انا الجیلی محی الدین اسمی — واعلامی علی راس الجبال

مولدم جیلاں و نامم محی الدین — رایتم بر قلہائے کوہ بیں

اے ز آیات خدا رایات تو — معجزات مصطفیٰ آیات تو

جلوہ دہ از رائیت ایں آیتت — چوں منی نخشود زیر آیتت

و عبد القادر المشہور اسمی — وجدی صاحب العین الکمال

نام مشہور است عبد القادرم — عین ہر فضلی آں جد اکرم

آں جدت چوں نباشد آں تو — وارثی اے جان من قربان تو

بر رضائے ناقصت افشاں نواں

یک چشیدن آبے از بحر الکمال

خفتہ دل تا چند تنگِ زیستن | بر رخش از بحر فضل آبے بزن

تشنہ کامے پا بدامے کردہ عشق | بحر سائل را بگو خود رو برش

رو برش او را برش بیدار ساز | ہوش بخش، نوش بخش و جاں نواز

جاں نوازا جاں فدائے نامِ تو! | کامِ جاں دہ اے جہاں در کامِ تو

ایں دعا از بندہ آمین از ملک

پوزش از بغدادا جابت از فلک

---

## ترنم عندلیبِ قلم بر شاخسارِ مدحِ اکرم حضور پیر و مرشد برحق علیہ رضوان الحق

خوشا دلے کہ دہندش ولائے آلِ رسول | خوشا سرے کہ کنندش فدائے آلِ رسول

گناہ بندہ ببخش اے خدائے آلِ رسول | برائے آلِ رسول از برائے آلِ رسول

ہزار درج سعادت برآرد از صدفے | بہائے ہر گہرے بے بہائے آلِ رسول

سیہ سپید نہ شد گر رسیدہ مصرش داد | سیہ سپید کہ سازد عطائے آلِ رسول

اذا رأوا ذکر اللّٰہ معاینہ بینی | من وخدائے من آنست ادائے آلِ رسول

خبر دہد ز تنگ لا الٰہ الا اللّٰہ | فنائے آلِ رسول و بقائے آلِ رسول

ہزار مہر چو درہوائے او چو ہبا | بروزنے کہ درخشند ضیائے آلِ رسول

نصیب پشت نشیناں بلند نیست اینجا
تواضعست درِ مرتقائے آلِ رسول

برآب چرخ برین و ببین ستارۂ او
گرانجاک دبیا بہ سمائے آلِ رسول

قبائے شہ بگلیم سیاہ خود نخرد
سیہ گلیم نباشد گدائے آلِ رسول

دوائے تلخ مخور شہد نوش و مژدہ نیوش
بیا مریض بدار الشفائے آلِ رسول

ہمیں نہ از سرِ افسر کہ ہم ز سر برخاست
نشست ہر کہ بفرقش ہمائے آلِ رسول

بسخر و طعنۂ سختی زند بعارضِ گل
بسنگ صخرہ وزد گر صبائے آلِ رسول

دہد زباغ منیٰ غنچہائے زر بہ گرہ !
دم سوال حیا و عطائے آلِ رسول

ز چرخ و کان زر شرقی و مغربی آرند
بدر و مس بمس کیمیائے آلِ رسول

جرس بصلصلہ اش انچہ گفت راہی را
ہماں بسلسلہ آرد ورائے آلِ رسول

رسول داں شوی از نام او نمی بینی
دو حرف معرفہ در ابتدائے آلِ رسول

نخبد متنش نخر و باج و تاجِ زنگ و فرنگ
سپید بخت سیاہ سرائے آلِ رسول

اگر شب ست و خطر سخت و رہ نمیدانی
ببند چشم و بیا بر قفائے آلِ رسول

زسر نہند کلاہِ غرور مدعیاں !
بجلوہ مدولئے کفش پائے آلِ رسول

ہزار جامۂ سالوس راکتانی دہ
بتاب اے مہ جیبِ قبائے آلِ رسول

مرو بمیکدہ کانجا سیاہ کارانند
بیا بخانقہ نور زدائے آلِ رسول

مرو بمجلس فسق و فجور شیاداں
بیا بانجمن اتقائے آلِ رسول

مرو بدانگہ این دروغ بافاں ہیچ
بیا بجلوہ گہ دل کشائے آلِ رسول

م بیا بجلوہ صدق و صفائے آلِ رسول

ازاں ہا نخمین پاک سبز پوشاں رفت — کہ سبز بود وراں بزم جائے آلِ رسول

شکست شیشہ بجز دیپری بشیشہ ہنوز — زعل نمیر دو آں جلوہ ہائے آلِ رسول

شہیدِ عشق نمیرد کہ جان بجاناں داد — تو مردی ایکہ جدائی نپائے آلِ رسول

بگو کہ ولئے من دو لئے مردہ ماندنِ من — منال ہرزہ کہ ہیہات ولئے آلِ رسول

کہ می برورزم لعیان تلخ کام نیاز — بعہد شہر فروش لقائے آلِ رسول

صبا سلام اسیران لبتہ بال رساں — بطائرانِ ہوا و فضائے آلِ رسول

خطا مکن ولکا بردہ الست و ری نیست — بگوش ہیچ خود اکنوں صدائے آلِ رسول

بیچ در غم عیار گمان دنب شعار — اگر ادب نکنند از برائے آلِ رسول

ہر آنکہ نکث کند نکث ہر نفس و لیست — غنی ست حضرت چرخ اعتلائے آلِ رسول

سپاس کن کہ بپاس و سپاس بد نفساں — نیاز و ناز ندارد ثنائے آلِ رسول

نہ سگ لبشورد و شیر بخاموشی کاہد — ز قدر بدر و ضیائے ذکائے آلِ رسول

تواضع شہ مسکین نواز را نازم — کہ ہیچ دیدہ کند بوس پائے آلِ رسول

منم امیر جہانگیر کج کلاہ یعنی ! — کمینہ بندہ و مسکیں گدائے آلِ رسول

مگو کہ دیدہ گری و غبار دیدہ بخت — بکار نیست کنوں توتیائے آلِ رسول

اگر نوال خلافت دہد فقیرے را — عجب مدار ز فیضِ سخائے آلِ رسول

مگیر خردہ کہ آں کس نہ اہلِ این کار ست — کہ داند اہلِ نمودن عطائے آلِ رسول

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا — تبارک اللہ ماذ ثنائے آلِ رسول

مرا ز نسبتِ سگ است امید آنکہ بہ حشر
ندا کنند بیا اے رضائے آلِ رسول

---

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیب ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بیکس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ھو میں گم کن انا
شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی!
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلے درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت ‌‌ ظلِ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں ‌‌ اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما ‌‌ اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں ‌‌ اس سرِ تاجِ رافت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا ‌‌ لکۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق ‌‌ مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دلِ ہر جگر چاک سے ‌‌ شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان ‌‌ کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موج نورِ جلال ‌‌ اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا ‌‌ اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی ‌‌ ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ ‌‌ ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباری مژگاں پہ برسے درود ‌‌ سلکِ درِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رای مقصدِ ما طغیٰ ‌‌ نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا ‌‌ اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود ‌‌ اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے ‌‌ ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

ان کے خد کی سہولت پہ بےحد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنم باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریشِ دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بےحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور — پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل — یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا! — موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و ایمان کے دونوں ستون — ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم — اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال! — ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود — شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی — اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور — زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم — شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم — اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

زرعِ شاداب و ہر ضرع پر شیر سے — برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود — یادگاریِ امت پہ لاکھوں سلام

زرع شاداب و ہر ضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لیے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
برجِ ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کے نشو و نما پہ درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پہ ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پہ ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پہ مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام

لطف بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالمِ خواب راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں — اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گرد مہ دست انجم میں رخشاں ہلال — بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں! — جنبش جیش نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے — غرشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا — مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں — شیرِ غرانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود — ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود — ان کی ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود — ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس — اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے — اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر — ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارہ مصطفیٰ — حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے — اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ ظاہرہ طیبہ طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسنِ مجتبیٰ سید الاسخیاء — راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوج مہر ہدیٰ موج بحر ندیٰ روح روح سخاوت پہ لاکھوں سلام
شہد خوار لعاب زبان نبی چاشنی گیر عظمت پہ لاکھوں سلام
اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
درِ درجِ نجف مہر برج شرف رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام
اہل اسلام کی مادرانِ شفیق بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
جلوگیاں بیت اشرف پہ درود پردگیان عفت پہ لاکھوں سلام
سیما پہلی ماں کہف امن و اماں حق گذارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
منزلِ من قصب لا نصب لا صخب ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
بنتِ صدیق آرام جان نبی اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ ان کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام
جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
شمع تابان کاشانۂ اجتہاد مفتیٔ چار ملت پہ لاکھوں سلام
جاں نثارانِ بدر و احد پر درود حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
خاص اس سابق سیر قرب خدا اوحد کاملیت پہ لاکھوں سلام
سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل المخلوق بعد الرسل ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارق حق و باطل امام الہدیٰ تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبیؐ، ہمزبان نبیؐ جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہد مسجد احمدی پہ درود دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام

در منثور قرآں کی سلک بہی زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحی رفض و تفضیل و نصب و خروج حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مومنین پیش فتح و پس فتح سب اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

باقی ساقیان شراب طہور زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شاہزادے اس شاہ کے ‌ ‌ ‌ ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود ‌ ‌ ‌ ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امامِ حنیف ‌ ‌ ‌ چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود ‌ ‌ ‌ حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ و النقیٰ ‌ ‌ ‌ جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال و ارشاد و رشد الرشاد ‌ ‌ ‌ محی الدین ملت پہ لاکھوں سلام

مرد خیل طریقت پہ بے حد درود ‌ ‌ ‌ فرد اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردن اولیاء ‌ ‌ ‌ اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہ برکات و برکات پیشینیاں ‌ ‌ ‌ نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سیّد آلِ محمد امام الرشید ‌ ‌ ‌ گل روض ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرتِ حمزہ شیرِ خدا و رسول ‌ ‌ ‌ زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال ‌ ‌ ‌ سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نور جاں عطر مجموعہ آلِ رسول ‌ ‌ ‌ میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیب سجادہ سجادہ نوری نہاد ‌ ‌ ‌ احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب ‌ ‌ ‌ تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا ‌ ‌ ‌ بندہ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن ‌ ‌ ‌ اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعوے نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اے شافع تر دامناں وے چارۂ دردِ نہاں — جانِ دل و روحِ رواں یعنی شہِ عرش آستاں

اے مسندت عرشِ بریں وے خادمت روح الامیں — مہرِ فلک ماہِ زمیں شاہِ جہاں زیبِ جناں

اے مرہمِ زخمِ جگر یاقوت لب والا گہر! — غیرت دہِ شمس و قمر رشکِ گل و جانِ جہاں

اے جانِ من جانانِ من ہم دردِ ہم درمانِ من — دینِ من و ایمانِ من امن و امانِ امتاں

اے مقتدا شمعِ ہدا اے نورِ خدا ظلمت زدا — حیرت فزا ماہت گدا نورت جدا از این و آں

عینِ کرم زینِ حرم ماہِ قدم انجم حشم — دارا حشم عالی ہمم زیرِ قدم سد لامکاں

آئینہ ہا حیرانِ تو شمس و قمر جویانِ تو — سیارہا قربانِ تو شمعت فدا پروانہ ساں

گل مست شد از بوئے تو بلبل فدائے روئے تو — سنبل نثارِ موئے تو طوطی بیادت نغمہ خواں

بادِ صبا جویانِ تو باغِ خدا از آنِ تو — بالا بلا گردانِ تو شاخِ چمن سرو چماں

یعقوب گریاں شدہ ایوب حیراں شدہ — صالح ہمی خواں شدہ اے یکہ تاز لامکاں

خضرت گویاں العطش موسیٰ بالمیں گشتہ غش — یعقوب شد بینا کش و ریاوت اے جانِ جہاں

در ہجرِ تو سوزاں دلم پارہ جگر از رنج و غم — صد داغ سینہ از الم وز چشم دریائے رواں

بہرِ خدا مرہم بنہ از کارِ من بکشا گرہ — فریاد رس دادے بدہ دستے بہ افتادگاں

مولیٰ زپا افتادہ ام دارم شہا چشم کرم
مہر عرب ماہ عجم رحمے بحال بندگاں

شکر مدہ گو یک سخن تلخ است بر من جانِ من
بار نقاب از رخ فگن بہر رضائے خستہ جاں

## شَجَرَۃٌ طَیِّبَۃٌ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

## نالۂ دل نذر سرکار ابد قرار صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علےٰ آلہ الاطہار

یا خدا بحر جنابِ مصطفےٰ امداد کن
یا رسول اللہ از بہرِ خدا امداد کن!

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ للعالمیں!
یا امان الخائفیں یا ملتجی امداد کن

حرز من لا حرز لہٗ یا کنز من لا کنز لہٗ
عز من لا عز لہٗ یا مرتجیٰ امداد کن

ثروتِ بے ثروتاں اے قوتِ بے قوتاں
اے پناہِ بے کساں اے غمزدہ امداد کن

یا مفیض الجود یا سر الوجود اے تخم بود
اے بہار ابتدا و انتہا امداد کن!

اے مغیث اے غوث اے غیث اے غیاث الخائفیں
اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن

نعمتِ بے منتہا اے منتہائے منتہیٰ
رحمتا بے زحمتا بیں عطا امداد کن

نیر النور الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ
اے رخت آئینہ ذاتِ خدا امداد کن

اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک
اے خدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن

اے قریشی ہاشمی طیبی تہامی البطحی
عزیت اللہ و عذرا قبا امداد کن

یا طبیب الروح یا طیب الفتوح اے سبوح
مظہر سبوح پاک از شبہا امداد کن

اے عطا پاش اے خطا پوش اے عفو کیش اے کریم
اے سراپا رافت رب العلےٰ امداد کن

اے سرور جان غمگین اے پئے امت حزین    اے غم تو غذا من شادی ما امداد کن

اے بہیں عطر ز اعلیٰ چو ز عطار قدس    اے حسین دیدے ز دوج اصطفا امداد کن

ایکہ عالم جملہ واوندت مگر عیب و قصور    سرورے بے نقص شاہ بے خطا امداد کن

بندہ کا معطے و مولائے بتمامی بندگان    اے ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن

اے علیم اے عالمے علام اعلم اے علم    علم تو مستغنی ز عرض مدعا امداد کن

اے بدست تو عناں کن مکن کن لاتکن    دیدے بحکمت عرش و ما تحت الثریٰ امداد کن

سید القلب الہدیٰ احلب الندی اسلب الردی    غمزدا غمزا الردا الحمد اے امداد کن

سرور کہف الوریٰ تن را دواں جان را شفا    اے انیس واعنت علیہ لقا امداد کن

اے برائے ہر دل مغشوش و چشم پر غبار    خاک کوئیت کیمیا و توتیا امداد کن

بلکہ جان جان جہان جان جہان اجان جان    بلکہ جاہا خاک نعلینت شہا امداد کن

من علیہا فان آقا آنچہ بر روئے زمیں است    در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن

کل شئی ہالک الا وجہہ اے آنکہ خلق    در تو مستہلک تو در ذات خدا امداد کن

سہل کارے باشدت تسہیل ہر مشکل از آنکہ    ہر چہ خواہی می کند فوراً ترا امداد کن

دارہاں از من مرا بے من بسوئے خود خواں مرا    مدعا بخشا دیے بے مدعا امداد کن

فغان جان غمگین بر آستان والا تمکین اسد اللہ الملک مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنے امداد کن

مرتضیٰ شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا    سرورا لشکر کشا مشکل کشا امداد کن

حیدرا اژدر دا اعز غنائم ہا نل منظرا    شہر عرفاں را درا روشن درا امداد کن

ضیغما غیظ زغماز یع و فتن را اعما  پہلوان حق امیر لا فتیٰ امداد کن

اے خدا را تیغ و اے اندلیم احمد را سپر  یا علی یا ابوالحسن یا بوالعلیٰ امداد کن

یا ید اللہ یا قوی یا نور بازوئے نبی  من ز پا افتادم اے دست خدا امداد کن

اے نگار راز دار قصر اللہ استنجے  اے بہار لالہ زار انما امداد کن

اے تنت را جامہ پر زر جلوہ بار ہی عبا  اے سرت را تاج گوہر ہل اتیٰ امداد کن

اے رخت را غازۂ تطہیر داذ باب بخس  اے لبت را مایۂ فضل الفضلا امداد کن

اے بجیات و حریر ایمن ز تشش و ز مہریر  اے ترا فردوس مشتاق لقا امداد کن

اے بحضرت سوز حسرت و بحسرت جاں بسوز  شکر ایں نصرت بیک نصرت مرا امداد کن

یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر  یا بہیج تغلیب فی یوم الاسیٰ امداد کن

اے وقاہم ربہم امنت ز شر مستطیر  مجرمم می جویم از کیفر وقا امداد کن

اے تنت در راہ مولے خاک جا ترش بپاک  بوتراب اے خاکیاں را پیشوا امداد کن

اے شب ہجرت بجائے مصطفے بر رخت خواب  اے دم شدت فدائے مصطفے امداد کن

اے عدوے کفر و نصب و رفض و تفضیل خرجو  اے علوے سنت و دین ہدیٰ امداد کن

شمع بزم و تیغ رزم و کوہ عزم و کان حزم  اے کدا دلے فرزدں ترا ز کدا امداد کن

لغیر دل تفتگان کرب و بلا بر در حسین سید الشہداء

علیٰ جدہ و علیہ الصلوٰۃ والثنا

یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا!  گل رخا شہزادۂ گلگوں قبا امداد کن

اے حسینؑ اے مصطفےٰ را راحتِ جان رہِ عین
راحتِ جان نورِ عینم دہ بیا امداد کن

اے ز حسنِ خلق و حسنِ خلق احمد نسخۂ
سینہ تا پا شکل محبوبِ خدا امداد کن

جانِ حسن ایمان حسن و یکان حسن الیشان حسن
اے جمالت لمع شمع من رای امداد کن

جانِ زہرا و شہید زہر راز در و ظہیمہ
زہرت از اظہار تسلیم و رضا امداد کن

اے لواقع بے کساں زہر را زیبا کسے
وے بظاہر بیکس دست جفا امداد کن

اے گلویت گاہ گہ لبانِ مصطفےٰ رابوسہ گاہ
گہ لبِ تیغ لعیں را حسرتا امداد کن

اے تن تو گہ سوار شہسوار عرش تاز
گہ چناں پامال خیل اشقیا امداد کن

اے دل و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو
اے لبت شرحِ رضینا بالقضا امداد کن

اے کہ سوزت خانمانِ آبرا آتش زدے
گر نبودے گریۂ ارض و سما امداد کن

اے چہ بحر و تشنگی کوثر لب وایں تشنگی
خاک بر فرقِ فرات از لب مرا امداد کن

ابر گوہر گز میارد نہر گوہر گم نہ سرِیہ
خود لبت تسلیم و فیضت حبّذا امداد کن

تذ زبانی مدح نگار بن کو بقیہ ائمہ اطہار و دیگر اولیائے کبار
تا حضرت غوثیت مدار علیہم رضوان الغفار

باقی اسیاد یا سجاد یا شاہ جواد
خضر ارشادِ آدم آلِ عبا امداد کن

اے بقید ظلم و صد قیدی زنید غم کشا
اے تہ بیداد کان داد ہا امداد کن

باقرا یا عالم سادات یا بحر العلوم
از علوم خود بدفع جہل ما امداد کن

جعفر صادق بحق ناطق بحق واثق توئی
بہر حق ما را طریق حق نما امداد کن

شان حلما کان علما جان سلما السلام — موسی کاظم جہان ناظم مرا امداد کن

...ے ترا زین از عبادت در تو زین عابدان — بہر این بے زینت از زین وصفا امداد کن

...امن ثامن رضا بر من نگاہے از رضا — خشم ز شاہا نم و گویم رضا امداد کن

یا شه معروف مارا ره سوئے معروف ده — یا سرے امن از سقط درد و سرا امداد کن

یا جنیدا اے بادشاہ جند عرفان المدد — شبلیا اے شبل شیر کبریا امداد کن

شیخ عبد الواحد۔ راہم سوئے واحد نما — بے فرح را یا الفرح طرطوسیا امداد کن

ابو الحسن ہیکاریا عالم حسن کن بے ریا — اے علی اے شاہ عالی مرتضیٰ امداد کن

سرور مخزوم سیف اللہ اے خالد بضرب — بو سعیدا اسعدا سعد الوری امداد کن

اے ترا پیرے چو عبد القادر جیلی مرید — بر سگان در گہش لطفے نما امداد کن

ده چه شیر بشر نه داه تست از بخت سعید — دست ضیغم لیث شیر زا امداد کن

بامید نعت ابر جا خود یابین ث زمان و ضراعت بر خاک مالیدن و

مدد گاہ بیکس پناہ غوثیت نالیدن

بلبلے خوش آمدم در کوے بغداد آمدم — رقصم و جوشد ز ہر مویم ندا امداد کن

طرفه ترسا زے نغم بر لب زده مہر ادب — خیزد از ہر تار جیبم صدا امداد کن

بوسه گستاخانه چیدن خواہم از پائے سگش — ورنه بخشند پیش شه گریم شہا امداد کن

مطلع دوم مشرق مہر مدحت از افق سپہر قادریت

آه یا غوثاه یا غیثاه یا امداد کن — یا حیوة الجود یا روح الندا امداد کن

یا ولی اولیا ابن نبی الانبیا — اے کہ پایت بر رکاب اولیا امداد کن

دست بخش حضرت حماد زیب دست خود — از تو دستے خواہد ایں بیدست و پا امداد کن

مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق — فاضلان واصلان را مقتدا امداد کن

داشتیاں بہ بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ ام — یا عزونا فاتلا عند الوغا امداد کن

بہر لاخوف علیہم نجنا مما نخاف — بہر لا ہم یحزنون عنہا زدا امداد کن

اے ہامصار کرم ودو قرن پیش در حرم — تو بملک اولیا چوں ایلیا امداد کن

عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا — لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن

شاہ دیں عمر سنی ماہ زمیں مہر زمن — گاہ گیں مہر فتن برق دنا امداد کن

طیب الاخلاق وحی مشتاق وواصل بفراق — نیر الاشراق ولماع السنا امداد کن

مہرباں تر برمن از من از من آگہ تر زمن — چند گویم سید اجود الندیٰ امداد کن

تسلیہ خاطر بذکر عاطر بقیہ اکابر جناب سیدنا حضرت شیخ بڑی کا عامل قدس اللہ اسرارہم العالیہ

یا ابن ہذا المرتجیٰ یا عبد الرزاق الوریٰ — تاکہ باشد رزق ما عشق شما امداد کن

یا ابا صالح صلاح دین واصلاح قلوب — فاسدم گلزار در جوش ہوا امداد کن

جان نصری یا محی الدین فانصر وانتصر — اے علی اے شہریار مرتضےٰ امداد کن

سید موسیٰ کلیم طور عرفاں المدد — اے حسن اے تاجدار مجتبیٰ امداد کن

متنقی جوہر زجیلاں سید احمد الاماں — بے بہا گوہر بہاؤ الدین بہا امداد کن

بندہ را نمرود نفس انداخت در نار ہوا — یا براہیم ابر آتش گل کنا امداد کن

محمد اے بھکاری اے گدائے مصطفےٰ — ما گدایانِ درت اے باسخا امداد کن

جا اے زندۂ جاوید اے قاضی جیا — اے جمال اولیا یوسف لقا امداد کن

محمد یا علیم و آخر زدستِ غفلتم — اے کہ ہر موئے تو در ذکرِ خدا امداد کن

ے بنامت شیرۂ جاں شد نباتِ کالپی — احمد انوشیں لبا شیریں ادا امداد کن

شاہِ فضل اللہ یا ذوالفضل یا فضلِ اللہ — چشم در فضلِ تو لیست ایں بے نوا امداد کن

## سلسلہ سخن تا شاخ معلائی برکاتی رسیدن بدر آقایان خود

### برسم کی ائی علی اللّٰہی کشیدن

شاہ برکات اے ابوالبرکات اے سلطان جود — بارک اللہ اے مبارک بادشاہ امداد کن

شقی اے مقتول عشق اے خونبہایت عین ذات — اے زجان بگزشتہ جانان واصلا امداد کن

ے خود او باخدا آلِ محمد مصطفےٰ — ستیا اخی واجدا یا مقتدا امداد کن

ے حسیم طیبہ توحید یا کوہ احد — یا جبل یا حمزہ یا شیر خدا امداد کن

ے سراپا چشم گشتہ در شہودِ عین ہو — زاں سبب کردند نامت عینیا امداد کن

یا ابوالفضل آل احمد حضرت اچھے میاں — شاہ شمس الدین ضیا الاصفیا امداد کن

دجی بر جد تو لایا تل ابو الفضل آمدہ است — بندۂ بے برگ در تو با فضل وغنا امداد کن

گونہ ہجرت کردم از اثم وغی از زم لقرب — آخر ایں در رانم مسکیں گدا امداد کن

اے کہ شمسی داکر استنائے تو مثل نجوم — اے عجب ہم مہر وہم انجم نما امداد کن

من سرت کردم دمے دیگر ز شرق خرق تاب    آفتا در شب د اجم بیا امداد کن

تاجدار حضرت ما ہرہ یا آلِ رسول    اے خدا خواہ وجدا از ما عدا امداد کن

اے شہِ والا عمیم الاعظیم المرتبت    اے بپئے اِلّا ذبیح تیغ لا امداد کن

نائل وجود از نمے زاں یم مرا سیراب ساز    تو گل جود از شمے جانم فزا امداد کن

اے عجب غیبے ترا مشہود از غیب شہود    دیدہ از خود بستی و دیدی خدا امداد کن

## خلاصہ فکر و عرض خاص

بندہ ام والا مرا کر آنچہ دانی کن بمن    من نمے گویم مرا بگذار یا امداد کن

خانہ زادان کریماں گر نشبدنت میز نبید    ایں من دانیک سرم در نے مرا امداد کن

دست من بگرفتی و بربست یا سعش لعبد ازیں    یا تو دانی یا بیاں دست تو یا امداد کن

گر بدوزخ میروم آخر ہمی گویند خلق    کان رسولی میرود غیرت شہبرا امداد کن

عار باشد بر شہاں وہ اگر ضائع شود    یک رسن در دشت یا حامی الحمیٰ امداد کن

مسک الختام وفق اکۃ المرام ورجوع الکلام الی الملک المنعام جل و علا

یا الٰہی ذیلِ ایں شیراں بگرفتم بندہ را    از سگانِ شاں شمار و دائما امداد کن

بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست    زاں بہر محبوب تو گوید رضا امداد کن

مظہرِ عون اند و اینجا مغز حرفے بیش نیست    یعنی اے رب نبی و اولیا امداد کن

نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست    یا اللہ الحق الیک المنتہیٰ امداد کن

مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو — سرورِ ہر دو سرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق — ہم بدوں کو بھی نبا ہو
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم — گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
بد ہنسیں تم ان کی خاطر — رات بھر رو و، کراہو
بد کریں ہر دم برائی — تم کہو ان کا بھلا ہو
ہم وہی ناشستہ رو ہیں — تم وہی بحرِ عطا ہو
ہم وہی بے شرم بد ہیں — تم وہی کانِ حیا ہو
ہم وہی ننگِ جفا ہیں — تم وہی جانِ وفا ہو
ہم وہی قابل سزا کے — تم وہی رحمِ خدا ہو
چرخ بدلے دہر بدلے — تم بدلنے سے ورا ہو
اب ہمیں ہوں سہو حاشا — ایسی بھولوں سے جدا ہو
عمر بھر تو یاد رکھا — وقت پر کیا بھولنا ہو
وقتِ پیدائش نہ بھولے — کیفِ نسیٔ کیوں قضا ہو
یہ بھی مولیٰ عرض کر دوں — بھول اگر جاؤ تو کیا ہو
وہ ہو جو تم پر گراں ہے — وہ ہو جو ہرگز نہ چاہو!
وہ ہو جس کا نام لیتے — دشمنوں کا دل بُرا ہو
وہ ہو جس کے رد کی خاطر — رات دن وقفِ دُعا ہو

مرمٹیں برباد ہو جائیں — خانہ آباد آگ کا ہو
شاد ہوا ابلیس لعین (ملعون) — غم کسے اس قہر کا ہو
تم کو ہو واللہ تم کو — جان و دل تم پہ فدا ہو
تم کو غم سے حق بچائے — غم عدو کو جا بجا ہو
تم سے غم کو کیا تعلق — بے کسوں کے غمزدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے — تم مدام اس کو سرا ہو
وہ عطا دے تم عطا لو — وہ وہی چاہے جو چاہو
بر تو او باشد تو بر ما — تا ابد یہ سلسلہ ہو

کیوں رضا مشکل سے ڈریے
جب نبی مشکل کشا ہو

---

## در منقبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

السلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ — حمزہ سردار شہیداں عم اکبر آمدہ
جعفرے کو می پرد صبح و مسا با قدسیاں — با تو ہم مسکن بہ بطن پاک مادر آمدہ
بنت احمد ونوع کا شانہ او بانوے تو — گوشت وخون تو لحمش شیر و شکر آمدہ
ہر دو ریحان نبی گلہائے تو زاں گل زمیں — بہرہ گل چینت زمیں باغ برتر آمدہ
می چمیدی گل بنا در در باغ اسلام و ہنوز — غنچہ ات لشگفت و تی نخلے دگر بر آمدہ

نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ باد تند | یا علی چوں بر زبان شمع مضطر آمدہ
ماہِ تاباں گو متاب و مہرِ رخشاں گو مرخش | باختر تا خاور اسمت نور گستر آمدہ
حلِ مشکل کن بروئے من و رحمت کشا | اے بنامِ تو مسلّم فتحِ خیبر آمدہ
مرحبا اے قاتلِ مرحب امیر الاشجعین | در ظلالِ ذو الفقار شورِ محشر آمدہ
سینہ ام را مشرقستاں کن بنورِ معرفت | اے کہ نامِ سایہ ات خورشیدِ خاور آمدہ
کے رسد موئے بمہرِ تابناکت نجمِ شام | گو بنورِ صحبت ادہم صبحِ انور آمدہ
ناصبی را بغضِ تو سوئے جہنم رہ نمود | رافضی از حبِّ کاذب در سقر در آمدہ
من ز حق میخواہم اے خورشیدِ حق آں مہرِ تو | کز ضیائش عالمِ ایماں منور آمدہ
بہرِ استر چادرِ مہتاب و ایں زریں پرند | تا پذیرا اے حکیم بختِ قنبر آمدہ

تشنہ کام خود رضائے خستہ را ہم جرعہ
شکر آں نعمت کہ نامت شاہِ کوثر آمدہ

## در منقبت حضرت اچھے صاحب رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ

اے بدورِ خود امامِ اہلِ ایقاں آمدہ | جانِ انسی و جانِ جاں و جانِ جاناں آمدہ
قامتِ تو سروِ نازِ جوئبارِ معرفت | روئے تو خورشیدِ عالمتابِ ایماں آمدہ
موئے زلفِ عنبرینت نکہتِ شرحِ ہدیٰ | رنگِ رویت غازۂ دینِ مسلماں آمدہ
زنگ از دلہا زداید خاکبوسی درت | تابناکے از جلوہ ات مرآتِ احساں آمدہ
صد لطائف می کشاید یک نگاہِ لطفِ تو | دستِ فیضانت کلیدِ بابِ عرفاں آمدہ

نامت آلِ احمد احمد شفیع المذنبیں
زاں دل از دست گنہ پیش تو نالاں آمدہ

پر صدا شد باغ قدس از نغمہائے وصف تو
تا بہار جنت از گلزار جیلاں آمدہ

چوں گُلِ آلِ محمد رنگ حمزہ بر فروخت
بوئے آلِ احمد اندر باغ عرفاں آمدہ

گلبن نورستہ ات را سبزۂ چرخ کہن
فرش پا انداز بزم رفعت شاں آمدہ

تا کشیدم نالۂ یا آلِ احمد الغیاث
بے سر و سامانیم را طرفہ ساماں آمدہ

در پناہ سایۂ داماںت اے ابر کرم
گرمئ غم کشتہ با سوز احزاں آمدہ

دل فگار آبلہ پائے بشہرِ جودِ تو
از بیاباں بلا افتاں و خیزاں آمدہ

تازہ فریادے بر آورد اے مسیحا بر درت
کہنہ رنجورے کہ از غم بر لبش جاں آمدہ

زہر نوشِ جامِ غم در حسرت فیہ الشفاء
زانگبیں رحمتت یک جرعہ جویاں آمدہ

بہر آں رنگیں ادا گلبرگ چند آلِ رسول
بر کش از دل خار آلامے کہ در جاں آمدہ

احمد نوری دریں ظلمات رنج و تشنگی
رہنمائم سوئے تو اے آب حیواں آمدہ

اے زلالِ چشمۂ کوثر لب سیراب تو
بر در پاکت رضاؔ با جان سوزاں آمدہ

---

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسولِ حشم تمام امم غلامِ کرم!
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

کلیم و نجی و مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لئے

اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لئے ہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کئے کہ نام لئے زمانہ جیئے
جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحاب کرم روانہ کئے کہ آب نعیم زمانہ پیئے

جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سینے یہ ستر بداماں تمہارے لئے
ثنا کا نشاں وہ نورِ فشاں کہ مہر وشاں بآ ہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکب شاں یہ نام ونشاں تمہارے لئے
علائے عرب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب برب جہاں تمہارے لئے
ذنوبِ فنا، عیوب ہبا قلوب صفا، خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زدا پئے دل وجاں تمہارے لئے
نہ جن وبشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہہ وسر کہ قلب وجگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لئے
نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لئے
کمالِ نہاں جلالِ شہاں جمالِ حساں ہیں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں روزِ فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے
جناں میں چمن، چمن میں سمن، سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن واماں تمہارے لئے
یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرش علا بھی دُور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لئے
خلیل ونجی مسیح وصفی سبھی سے کہی کہیں سے بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے
بفور صد آسماں یہ بندھا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوف سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے
یہ رحمتیں کہ کچی متیں کہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور ان سے بھریں قصور جناں تمہارے لئے
فنا بدرت لقا بیرت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے
اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا ہیں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

---

نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبل زار ہے
نہ دل بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے
نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشش حسن سے
نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن یہ بنفشہ سنبل و نسترن !
گل و سرو و لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لب جو چھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

یہ ادب کہ بلبل بے نوا کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روا نہ چھلکتی نہروں کی دھار ہے

بہ ادب جھکا لو سر ولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گل تر محمد مصطفٰے چمن ان کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ جو ان کا منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے

وہی سر جواں کے لئے جھکے وہی دل جوان پہ نثار ہے
یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر
نہیں چاک جیب گل و سحر کہ قمر بھی سینہ فگار ہے
وہی نذر شہ میں زر نکو جو ہو ان کے عشق میں زرد رُو
گل خلد اس سے ہو رنگ جو یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے
جسے تیری صف نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کے اس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے
وہ اٹھیں چمک کے تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
دل و جاں کو بخشیں تسلیاں ترا نور بہر زخار ہے
رسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیع روز شمار ہے
نہ حجاب چرخ و مسیح پر نہ کلیم و طور نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے
وہ تری تجلّی دل نشیں کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہ جبیں میری رات کیوں ابھی تار ہے
میری ظلمتیں ہیں ستم مگر ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شب داج ابھی تو نہار ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

تیرے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے

کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا!
وہ شہید لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

یہ ہے دین کی تقویت اس کے گھر یہ ہے مستقیم صراط شر
جو شقی کے دل میں ہے گاؤ خر تو زباں پہ چوڑھا چمار ہے

وہ حبیب پیارا عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

---

ایماں ہے قال مصطفائی ' قرآن ہے حال مصطفائی
اللہ کی سلطنت کا دولہا نقش تمثال مصطفائی
کل سے بالا رسل سے اعلیٰ اجلال و جلال مصطفائی

ادبار سے تو مجھے بچا لے — پیارے اقبال مصطفائی
مرسل مشتاق حق ہیں اور حق — مشتاق وصال مصطفائی
خواہاں وصال کبریا ہے — جویائے جمالِ مصطفائی
محبوب محب کی ملک ہے اک — کونین ہیں مالِ مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے — دامانِ خیالِ مصطفائی
ہیں تیرے سپرد سب امیدیں — اے جود و نوال مصطفائی
روشن کر قبر بے کسوں کی — اے شمع جمالِ مصطفائی
اندھیر ہے بے ترے مرا گھر — اے شمع جمالِ مصطفائی
اصحاب نجوم رہنما ہیں — کشتی ہے آلِ مصطفائی
مجھے شبِ غم ڈرا رہی ہے — اے شمع جمالِ مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا — اے شمع جمالِ مصطفائی
میری شب تار دن بنا دے — اے شمع جمالِ مصطفائی
چمکا دے نصیب بد نصیباں — اے شمع جمالِ مصطفائی
قزاق ہیں سر پہ راہ گم ہے — اے شمع جمالِ مصطفائی
چھایا آنکھوں تلے اندھیرا — اے شمع جمالِ مصطفائی
دل سرد ہے اپنی لو لگا دے — اے شمع جمالِ مصطفائی
گھنگھور گھٹائیں غم کی چھائیں — اے شمع جمالِ مصطفائی

بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا — اے شمع جمال مصطفائی
فریاد باقی ہے سیاہی — اے شمع جمال مصطفائی
میرے دل مردہ کو جلا دے — اے شمع جمال مصطفائی
آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں — اے شمع جمال مصطفائی
دکھ میں ہیں اندھیری رات والے — اے شمع جمال مصطفائی
تاریک ہے رات غمزدوں کی — اے شمع جمال مصطفائی
ہو دونوں جہاں میں منہ اجالا — اے شمع جمال مصطفائی
تاریکی گور سے بچانا — اے شمع جمال مصطفائی
پر نور ہے تجھ سے بزم عالم — اے شمع جمال مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر — اے شمع جمال مصطفائی
للہ ادھر بھی کوئی جلوہ — اے شمع جمال مصطفائی

تقدیر چمک اٹھے رضاؔ کی
اے شمع جمالِ مصطفائی

---

ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے — تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے !
ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم — خلعت زر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر — ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے

میرے عیسیٰ تیرے صدقے جاؤں — طور بے طور ہیں بیماروں کے
مجرمو چشم تبسم رکھو — پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
تیرے ابرو کے تصدق پیارے — بند کرے ہیں گرفتاروں کے
جان و دل تیرے قدم پر وارے — کیا نصیبے ہیں ترے یاروں کے
صدق و عدل و کرم وہمت میں — چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے
بہر تسلیم علی میداں میں — سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ
بول بالے مری سرکاروں کے

---

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا — دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے — یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو — نام پاک ان کا جپا پھر تجھ کو کیا
بے خودی میں سجدۂ در یا طواف — جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
ان کو تملیک ملیک الملک سے — مالک عالم کہا پھر تجھ کو کیا
ان کے نام پاک پر دل جان مال — نجدیا پھر تج دیا پھر تجھ کو کیا
یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے — اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب — تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
لا یعودون آگے ہوگا بھی نہیں — تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا!

دشت گرد و پیش طیبہ کا ادب | مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی | یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں | ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض | ہم ہیں عبد المصطفےٰ پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

---

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا | ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا | تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا | تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا | کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نفخت فیہ کا دم | ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا | وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے | سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا | تجھے یک نے یک بنایا

فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تم کو منصب | جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا | کرو قسمت عطایا

والی اللہ فارغب کرو عرض سب کے مطلب | کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایہ | بنو شافع خطایا

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو | مرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا | نہ کوئی گیا نہ آیا!

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بمشکل | در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا | یہ نہ پوچھ کیسا پایا

کبھی خندہ زیر لب ہے کبھی گریہ ساری شب ہے | کبھی غم کبھی طرب ہے نہ سبب سمجھ میں آیا | نہ اسی نے کچھ بتایا

کبھی خاک پر پڑا ہے سر چرخ زیر پا ہے | کبھی پیش در کھڑا ہے سر بندگی جھکایا | تو قدم میں عرش پایا

کبھی وہ تپک کہ آتش کبھی وہ ٹپک کہ بارش | کبھی وہ ہجوم نالش کوئی جانے ابر چھایا | بڑی جوششوں سے آیا

...بھی وہ چہک کے بلبل کبھی وہ مہک کے خود گل    کبھی وہ لہک کے بالکل چمن جہاں کھلایا    گل قدس لہلہایا
...بھی زندگی کے ارماں کبھی مرگ نو کا خواہاں    وہ جیا کہ مرگ قرباں وہ موا کہ زیست لایا    کہے سعیع ہاں جلایا
...بھی گم کبھی عیاں ہے کبھی سر نگہ نہاں ہے    کبھی زیر لب فغاں ہے کبھی چپ کے غم نبھایا    رخ کام جاں دکھلایا
...تصورات باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل    تری قدر میں ہیں کامل نہیں ساتھ کم خدایا    ...یں انہیں شفیع لایا

---

بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ    پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ
...ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے    توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ
شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن    مریض درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ
...رفتم راہ بینایاں فتادم در چہ عصیاں    بیا اے حبل رحمانم اغثنی یا رسول اللہ
...گنہ بر سر بلا بار و دلم درد ہوا دارد    کہ داند جز تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ
...اگر رانی دگر خوانی غلامم انت سلطانی    دگر چیزے نمی دانم اغثنی یا رسول اللہ
بکیفت رحمتم پرور قطمیرم منہ کمتر!    سگ درگاہ سلطانم اغثنی یا رسول اللہ
گنہ در جانم آتش زد قیامت شعلہ می خیزد    مدد اے آب حیوانم اغثنی یا رسول اللہ
چو مرگم نخل جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد    نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ
چو حشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد    بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ
بدرد نفرتے آید سپہر وحشتے افزاید    تو گیری زیر داماںم اغثنی یا رسول اللہ
عزیزاں گشتہ دور از من ہمہ یاراں نفور از من    دریں وحشت ترا خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گدائے آمدا ے سلطاں ہا بید کرم نالاں
تہی داماں مگر دانم اغثنی یا رسول اللہ

اگر میرانیم از در بمن بنما درے دیگر
کجا نالم کہ خوانم اغثنی یا رسول اللہ

گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ
شکستم رنگ سالم اغثنی یا رسول اللہ

رضا ہیت سائل بے پر تو ئی سلطان لاتنہر
شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

---

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لیکے چلے

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لیکے چلے

جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینہ میں یہ چار باغ لیکے چلے

گئے ، زیارت در کی ، صد آہ واپس آئے
نظر کے اشک پچھے دل کا داغ لیکے چلے

مدینہ جان جناں و جہاں ہے وہ سن لیں
جنہیں جنون جناں سوئے زاغ لیکے چلے

ترے سحاب سخن سے نہ نم کہ نم سے بھی کم
بلیغ بہر بلاغت بلاغ لے کے چلے

حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلہ و مکر فراغ لے کے چلے

تمہارے وصف جمال و کمال میں جبریل
محال ہے کہ مجال و مساغ لے کے چلے

گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے
کہ اس سے وسعت علمی کا لاغ لیکے چلے

ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
ہر ایک مغبچہ مغ کا ایاغ لیکے چلے

مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپہ
یہ کس لعین کی غلامی کا داغ لیکے چلے

وقوعِ کذب کے معنی درست اور قدوس
ہے کی بھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

خبیث بہر خبیثہ خبیثہ بہر خبیث
کہ ساتھ جنس کو باز و کلاغ لے گے چلے

جو دین کوؤں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کے چلے یا الاغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

---

## غزل قطع بند

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

روح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسم پرنور بھی روحانی ہے

اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف
ان کے اجسام کی کب ثانی ہے

پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی
روح ہے پاک ہے نورانی ہے

اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حی ابدی ان کو رضاؔ
صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

---

# نظم معطر

۱۳۶۹ھ

## حمد

حمداً لک یا مفضل عبدالقادر ؛ یا ذاالافضال ؛ یا منعم یا مجمل عبدالقادر ؛ انت المتعال
مولائے بما شئت یا لجود علیہ ؛ من دون سوال ؛ امن واجب سائل عبدالقادر ؛ حبذا لآ مال

## صلوٰۃ

یا روز خدا بر حبیب عبدالقادر ؛ محمود خدا حامد عبدالقادر
باراں درودے کہ چکیدہ زر حشش ؛ بار و بسر سعید عبدالقادر

## تمہید

یا رب کہ دہد ثنائے عبدالقادر ؛ ہر حرف کند ثنائے عبدالقادر
ہمزہ بر دلیف الف آید لیکن ؛ خم کردہ قدش برائے عبدالقادر

## ردیف الالف

یا من لسناہ جاء عبدالقادر ؛ یا من لسناہ یا عبدالقادر
اذا انت جعلتہ کما کنت تشاء ؛ فاجعلنی کیف شاء عبدالقادر

## رباعی

ربی آربی الرجاء عبدالقادر    اذعونا العطاء عبدالقادر
الدار وسیعة و ذوالدار کریم    لو أتا حیث باء عبدالقادر

## ردیف الباء

در حشر که حساب عبدالقادر    چوں نشر کنی کتاب عبدالقادر
از قادریاں مجو حساب اگانه حسابیه    بے شمر از حساب عبدالقادر

## رباعی

الله الله رب عبدالقادر    دارد والله حب عبدالقادر
از وصف خدائے تو نصیب داوند    طوبیٰ لک اے محب عبدالقادر

## ردیف التاء

اے عاجز تو قدرت عبدالقادر    محتاج درت دولت عبدالقادر
از حرمت ایں قدرت و دولت بخشائے    بر عاجز پر حاجت عبدالقادر

## رباعی

تنزیل مکمل ست عبدالقادر    تکمیل منزل ست عبدالقادر
کس نیست جز او در دو کنار ایں سیر    خود ختم و خود اول عبدالقادر

## رباعی

ما لا تعلم[1] نست[2] عبدالقادر    مستور ستور صورت عبدالقادر

---

(۱، ۲، ۳ کا حاشیہ اگلے صفحے پر)

هیچو مگو پس آنچه دانی که دراست    ازجستن و گفتن او ست عبدالقادر

## رباعی مستزاد

دی می گفت وطم که جان ست عبدالقادر گفتم احسنت    جان گفت که دین ماں ست عبدالقادر گفتم آمنت

دین گفت حیات من از من و گفتم این جملہ صفات    از ذات بگو که آن ست عبدالقادر گم شدہ من در ذات

## رباعی مستزاد

عقل و حصر صفات عبدالقادر    شش کور و بخوم    دہم و ادراک ذات عبدالقادر    وشا رق و لوم

عجز آنکه بجنه قطره آبے نرسید    زہم آنکه رسد    تا قعر یم دفرات عبدالقادر    قدر ش معلوم

## ردیف الثاء

دین را اصل حدیث عبدالقادر    اہل دیں را مغیث عبدالقادر

ومایَنطقُ عن الہوٰی الْمُشْرحش    قرآن احمد حدیث عبدالقادر

## ردیف الجیم

اے رفعت بخش تاج عبدالقادر    پر نور کن سراج عبدالقادر

آں تاج و سراج باد برگم یارب    بستاں ز شہاں خراج عبدالقادر

---

لہ اسقاط النون من المضارع شائع نظماً ونثراً وعلیه تخروج حدیث مالکو نوا الیونی علیکم ۱۲

ﷺ سیدنا فرمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اللہ تعالیٰ و نجاتی

ﷺ ھواشارہ بذات احدیت جل شانہ ۱۲

ردیف الحاء

پاک ست زپاک طرح عبدالقادر　　وحی ست بری زجرح عبدالقادر
ہر حشں کہ توانا ز کلک قدرت　　احمد متن ست و شرح عبدالقادر

رباعی

اے عام کن صلاح عبدالقادر　　انعام کن فلاح عبدالقادر
من سرتاپا جناح گشتم فریاد !　　اے سرتاپا نجاح عبدالقادر

ردیف الخاء

اے ظل الٰہ شیخ عبدالقادر　　اے بندہ پناہ شیخ عبدالقادر
محتاج و گدائیم و تو ذوالتاج و کریم　　شیئاً للہ شیخ عبدالقادر

رباعی

ماہ عربی اے رخ عبدالقادر　　نور زربی اے رخ عبدالقادر
امروز ز رومی وی زپری خوب تری　　بدرے عجبی اے رخ عبدالقادر

ردیف الدال

دین زاد کہ زاد عبدالقادر　　دل داد کہ داد داد عبدالقادر
ایں جاں چہ کنم نذر سگش باد مرا　　جاں باد کہ باد یاد عبدالقادر

ردیف الذال

سلطان جہاں معاذ عبدالقادر　　تن ملجاؤ جان ملاذ عبدالقادر

صحن آر دامانی دامان بارد بام　　آں را کہ دہد عیاذ عبد القادر

ردیف الرائے

بر آب بود کوثر عبد القادر　　خوش ناب بود گوہر عبد القادر

در ظلمت و ظلما آب ز نابے دارم　　اے خضر بیا بر درِ عبد القادر

رباعی

یارب نیم از در خود عبد القادر　　دل دادہ مراں از درِ عبد القادر

ایں ننگ مریدے از ثرفتہ بر اد　　رفتن مدہ از خاطر عبد القادر

رباعی

اے دافع ظلم افسر عبد القادر　　اے دفع ظلم خنجر عبد القادر

دور از تو جہاں بزرگ نزدیک بیا　　برکش زد وان کشور عبد القادر

رباعی

حسن کن انوار بدر عبد القادر　　لیس کن تا سرار صدر عبد القادر

خود قدرت قدر تا مقدر ز قدر　　جوئی مقدار قدر عبد القادر

ردیف الزاء

اے فضل نو برگ ساز عبد القادر　　فیض تو چمن طراز عبد القادر

ان کن کہ رسد قمری بے بال دپرے　　در سایۂ سروِ ناز عبد القادر

ردیف السین

دردا از در مجلس عبد القادر ‏ ‏ ‏ دور ست سگ بکیس عبد القادر

حال این دہوس آنکہ چو میرم میرم ‏ ‏ ‏ سر در قدم اقدس عبد القادر

## رباعی مستزاد

گفتم تاج روس عبد القادر، ‏ مرحم گردید ‏ ‏ جانان روح نفوس عبد القادر ‏ برخود بالید

رنما او قلب فوج دیں دل جان و دست ‏ زد نوبت فتح ‏ ‏ برنا برنا عروس عبد القادر ‏ شادان فصید

## ردیف الشین

بالاست بلند فرشش عبد القادر ‏ ‏ ‏ بر قدر بلند عرش عبد القادر

آں بدرِ عریش بدر مہ پارۂ عرش ‏ ‏ ‏ تابندہ ببیں بفرش عبد القادر

## رُباعی

گستردہ بعرش فرش عبد القادر ‏ ‏ ‏ آوردہ بفرش عرش عبد القادر

ایں کرہ دکہ کرد کہ و تنہا ہے کہ فزود ‏ ‏ ‏ بالا و فزود عرش عبد القادر

## رُباعی

عرش شرف ست فرش عبد القادر ‏ ‏ ‏ فرش شرح ست عرش عبد القادر

یعنی تا سر بپائے فرش نمود! ‏ ‏ ‏ سرہا شدہ فرش عرش عبد القادر

---

ے بدر اطلاق بعلی ماہ شب چہاردہ و بہ بعدم جائے ہر حب کہ اولیں جہاں اسلام وانجا واقع شد در لیش خانہ کہ از نے بنا کنند در حدیث است کہ سرور عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم روز بعد فرمود مرا ایکار مرسلی ردگانی نیست عریشے ہمچو عریش موسٰے سازند ہمچناں صادق وسید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم در او جلوۂ ارزانی داشت ۱۲ منہ

## ردیف الصاد

فن گرچہ نہ شد برنص عبدالقادر — جاں دارد مہر از فص عبدالقادر

گرنا قصم ایں نسبت کامل چہ خوش است — کاں بندہ رضا ناقص عبدالقادر

## رُباعی

بالکسر منم مخلص عبدالقادر — سر تقدیم خلص عبدالقادر

برکسر چو رسم آرد فتحش چہ عجب — بالفتح شوم مخلص عبدالقادر

## ردیف الضاد

تمکین گلے از ریاض عبدالقادر — تلوین نمے از حیاض عبدالقادر

نور دل عارفاں کہ شب صبح نماست — سطرے بود از بیاض عبدالقادر

## ردیف الطاء

اینجا وجہ نشاط عبدالقادر — آنجا شمع صراط عبدالقادر

بکشادہ ودر دادہ بادنہادہ بجود — دروازۂ صلا سماط عبدالقادر

## ردیف الظاء

خوباں چو گل لو عظ عبدالقادر — اعیان رسل لو عظ عبدالقادر

پروانہ صفت جمع کہ خود جلوہ نماست — شمع حزد گل لو عظ عبدالقادر

## ردیف العین

خور راتبہ خور ز شمع عبدالقادر — مہ آزقہ برز شمع عبدالقادر

کاریکہ خود بہ نیم مہ دیدی بیں　　در نیم نظر زشمع عبدالقادر

## رباعی

بر وحدت او رابع عبدالقادر　　یک شاہد و دو سابع عبدالقادر

انجام وے آغاز رسالت باشد　　اینک گوہم تابع عبدالقادر

## رباعی مستزاد

واحد چونہم رابع عبدالقادر　　در دامن دال　　زائد چو سوم سابع عبدالقادر　　ہم مسکن دال

یعنی بدلائے ہفت و تنہا و چہار　　توحید سرا　　یک یک بیکے تابع عبدالقادر　　اندر فن دال

## ردیف الغین

مے نے نور چراغ عبدالقادر　　مے نے نورے زباغ عبدالقادر

ہم آب رشد ہست و ہم مایہ خلد　　یارب چہ خوش است ایاغ عبدالقادر

## ردیف الفاء

عطفاً عطفاً عطوف عبدالقادر　　رافاً رافاً رؤف عبدالقادر

اے آنکہ بدست تست تصریف امور　　اصرف عنا الصروف عبدالقادر

## ردیف القاف

خیرہ است خرد ز برق عبدالقادر　　تیرہ است حضور شرق عبدالقادر

خورشید بہ پرتو سہا جستن چیست　　اے جستہ بخفل فرق عبدالقادر

## ردیف الکاف

آخر نیم اے مالک عبد القادر | مملوک و کمین و مالک عبدالقادر
مپسند کہ گویند باین نسبت و بند | کان بندہ فلاں مالک عبدالقادر

## ردیف اللام

نامد ز سلف عدیل عبدالقادر | ناید بخلف بدیل عبدالقادر
مثلش گر از اہل قرب جوئی گوئی | عبدالقادر مثیل عبدالقادر

## رباعی

حشر ست و توئی کفیل عبدالقادر | جاہت بہ شہ جلیل عبدالقادر
دردا وردار عدل آمد مجرم | زود آزود آ وکیل عبدالقادر

## ردیف المیم

یارب بجمال نام عبدالقادر | یارب بنوال نام عبدالقادر
منگر بقصور و نقص ما قادریان | بنگر بکمال نام عبدالقادر

## رباعی

ہر صبح رہست مرام عبدالقادر | ہر شام درت مقام عبدالقادر
بگذر ز سپید و سیہ قادریاں | از حرمت صبح و شام عبدالقادر

## رباعی

عبدالقادر کریم عبدالقادر | عبدالقادر عظیم عبدالقادر
رحمانت رب و رحمت عالم اب | رحمت رحمت رحیم عبدالقادر

## رباعی

در جود سمراے یم عبد القادر | صد بحر براے یم عبد القادر
دور از تو سگ تشنہ لبے مے میرد | یک موج دگراے یم عبد القادر

## رباعی

صدیق صفت حلیم عبد القادر | فاروق نمط حکیم عبد القادر
مانند غنی کریم عبد القادر | دررنگ علی علیم عبد القادر

## ردیف النون

دستے زدم اے ضامن عبد القادر | در دامن جان بامن عبد القادر
یارب چو خود ایں دامن گسترده تست | گسترده ہمیں دامن عبد القادر

## رباعی

یارب قرصے ز خوان عبد القادر | داریم حقے بشان عبد القادر
ایں نسبت بس کہ عاجزاں اوئیم | رحمے بر عاجزاں عبد القادر

## رباعی

جو دست بارت شان عبد القادر | بودست و بود ازان عبد القادر
جنت بگیرد او ہند ومنت نہ نهند | وہ سنت خاندان عبد القادر

## ردیف الواو

خوبان خوبند نے چو عبد القادر | شیرینان قند نے چو عبد القادر

محبوباں یک دگر بہ افزائش حسن　　چندو صد چند سنے چو عبدالقادر

رباعی

خواہی کاہی عشق عبدالقادر　　نامی سامی سمو عبدالقادر
ہشدار کہ با خدائے خود مے جنگی　　مت غیظا اے عدو عبدالقادر

رباعی

مہ فرش کناں درود عبدالقادر　　خود سپروساں در جو عبدالقادر
آشفتہ مہ و شیفتہ مے گردد مہر　　در جلوۂ ماہِ نو عبدالقادر

ردیف الہاء

حمد الک اے الٰہ عبدالقادر　　اے مالک و بادشاہ عبدالقادر
اے خاک براہ تو سپہر جبہ سراں　　کن خاک مرا براہ عبدالقادر

رباعی

بیجاں بجانم شہ عبدالقادر　　کس جز تو ندانم شہ عبدالقادر
بد بودم و بد کردم و بر نیکی تو　　نیک ست گمانم شہ عبدالقادر

رباعی

بہر سر ہو تجلیہ عبدالقادر　　ہم تجلیہ را تجلیہ عبدالقادر
بر متن متین احدیت احمد　　شرح ست و بران منہیہ عبدالقادر

رباعی

از عارضہ نیست وجہ عبد القادر
ذاتی ست ولائے وجہ عبد القادر
ہر کس شدہ محبوب بوجہ صفتے
عبد القادر بوجہ عبد القادر

## رباعی

خور نور ستد از رہ عبد القادر
ہم اون طلوع از شہ عبد القادر
ماہ است گدائے در ہر جا بیجا
مہر ست گدائے مہ عبد القادر

## رباعی مستزاد

براوج ترقی شدہ عبد القادر تا نام خدا
خیمہ ستتر لکردہ عبد القادر تا س اللہ ہدی
بالحمد بقرآن رشاد و ارشاد ور بصد و ختم
بسم اللہ و ناس آمد عبد القادر حمد ست ابدا

## ردیف الیاء

اے قادر وائے خدائے عبد القادر
قدرمتے ودر تنہائے عبد القادر
بر عاجزی ما نظر رحمت کن
رحم اے قادر برائے عبد القادر

## رباعی

جاں بخش مرا بپائے عبد القادر
جا بخش تہ لوائے عبد القادر
از صد چو رضا گزشتے از بہر رضاش
انہم لعبلم برائے عبد القادر

## رباعی

عین آمدہ ابتدائے عبد القادر
از رویت امر رائے عبد القادر
از رویت او عین مرا روشن کن
روشن کن عین درائے عبد القادر

## رُباعی

عید یحیٰ لقائے عبد القادر | در بار دو درعطائے عبد القادر
عید ابہ لقائے او چو ہمزہ گم شد | تا در یابی بہ پائے عبد القادر

## رُباعی

فل حرف مزن سوائے عبد القادر | حاجت داند عطائے عبد القادر
پیشش ہم از و شفیع انگیز د بگو! | عبد القادر برائے عبد القادر

## رُباعی مستزاد

افتادہ در اول ہدایت بیاں | الصاق طلب | گم دیدۂ آخر تجسس خنداں | سین سان بہ طرب
یعنی شہ جیلاں ز شہاں لیس کہ ہمو | در مصحف قرب | بسم اللہ ز ناس را شروع و پایاں | الحمد لرب

## اکسیر اعظم

قَصِیْدَۃٌ عَجِیْبَۃٌ مَقْبُوْلَۃٌ اِنْشَاءَ اللہ تعالیٰ فِی مَنْقَبَتِ سَیِّدِنَا الْغَوْثُ الْاَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

# مطلع تشبیب و فکر عاشق شمسِ حبیب

ایکہ صد جان بستہ در ہر گوشہ داماں توئی | دامن افشانی و جاں بادو چرا بیجاں توئی
آنکہ ایں سنگدل عیارہ خوں نخوارہ | کز غمش باجان نازک در تپ ہجراں توئی
سرو ناز خوشتین را بر کہ قمری کم دہ | عندلیب کیستی چوں خود گل خنداں توئی
ہم رخاں آئینہ داری ہم لباں شکر شکن | خود بخود در نغمہ آئی باز خود حیراں توئی

جوئے خوں نرگس چہ ریزد گر بچشماں نرگسی | بوئے خوں از گل چہ خیزد گر بہ تن ریحاں توئی
من کہ میگریم کہ جانِ حسن مے سازد بتو | می ندانم از چہ مرگِ عاشقی جویاں توئی
نوغزالِ کم سخن من سوئے ویراں میرمی | ہیچ ویرانہ بود جائیکہ در جولاں توئی
سینۂ حسن آباد شد ز تبسم نمائی در دلم | زانکہ از وحشت رسیدہ در دلِ ویراں توئی
سوختم من سوختم اے تاب حسنت شعلہ خیز | آتشت در جان بازد خود چرا سوزاں توئی
اینچنینی اینکہ ماہت زیر ابر عاشقی است | آہ اگر بے پردہ روئے بر سر طغیاں توئی
سینہ گر بر سینہ ام مالی عمت چیستم گر | دانم اینہم از غرض دانی کہ بس ناداں توئی
ماہِ من مہ بندہ ات حیرا چہ مانی کاینچنیں | سینہ وقف داغ و بیخواب سرگرداں توئی
عالمے کشتہ بناز اینجا چہ ماندی در نیاز | کارفرما فتنہ را آخر ہماں فتاں توئی
دام کاکل بہر آں صیاد خود ہم می کشا | یا ہمیں مشت پر ما را بلائے جاں توئی
یا غنا گشتم بجاں تو کہ بے ما نارستی | یارب آں گل خود چہ گل باشد کہ بلبل ساں توئی
منکہ مے گریم سزائے من کہ رویت دیدہ ام | تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ رو گریاں توئی
یا مگر خود را بروئے خویش عاشق کردۂ | یا حسین تر دیدہ از خود کہ صید آں توئی

## گریز رابطہ آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

یا بہا نا پرتوے از شمع جیلاں بر تو تافت | کاینچنیں از تابش و تب ہر دو با ساماں توئی
آں شہے کاندر پناہش حسن و عشق آسودہ اند | ہر دو را پیمانکہ شاہا ہمچنانا یان توئی
حسن رنگش عشق بویش ہر دو بر رویش نثار | ایں سر اندر جاں توئی واں نغمہ زن جاناں توئی

عشق در نازش کہ تا جاناں رسانیدم ترا — حسن در بالش کہ خود شاخی ز محبوباں توئی

عشق گفتش سید ابر خیز و رو بر خاک نہ — حسن گفت از عرش بگذر پر تو یزداں توئی

## اَلْاِلْتِفَاتُ اِلَی الْخِطَابِ مَعَ تَصْرِیْحِ جَامِعِیَّۃِ الحسن والعشق

سرورا جاں پرورا حیرانم اندر کار تو — حیرتم در تو فزوں بادہ سر پنہاں توئی

گرد تو پروانہ در سوئے تو یکساں ہر طرف — روشنم شد کز ہمہ و شمع افروزاں توئی

سوزی افروزی گدازی بزم جاں روشن کنی — شب بپا استادہ گریاں یا دل بریاں توئی

شہ کریم ست ہے اے رضا مدح سرکن مطلعے — شکرت بخشد اگر طوطی مدحت خواں توئی

## اول مطالع المدح

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی — انس و جاں قدسیاں و غوث انس و جاں توئی

## زیب مطلع

سر توئی سرور توئی سر را سر و ساماں توئی — جاں توئی جاناں توئی جاں را قرار جاں توئی

ظل ذات کبریا و عکس حسن مصطفےٰ — مصطفےٰ خورشید و آں خورشید را لمعاں توئی

من رانی قد رای الحق گر بجوئی من سزد — زانکہ ماہ طیبہ را آئینۂ تاباں توئی

بارک اللہ نو بہار لالہ زار مصطفےٰ — دہ چہ رنگ ست اینکہ رنگ روضۂ رضواں توئی

جو شد از قد تو سرو و بار از روئے تو گل — خوش گلستانے کہ باشی طرفہ سروستاں توئی

آنکہ گویند اولیاء را ہست قدرت از الٰہ — باز گردانند تیر از نیم راہ ایشاں توئی

از تو میریم و زییم و عیش جاوداں کنیم — جاں ستاں جاں بخش جاں پرور توئی ہاں توئی

کہنہ جانے دادہ جانے چوں دریافتیم — دہ کہ ماں چنداں گرانیم و چنیں ارزاں توئی

عالم امی چہ تعلیمے عجیبت کردہ است — اوحش اللہ بر علومت سر و غائب داں توئی

## فی تدقیقاتیہ رضی اللہ عنہ

قبلہ گاہ جان و دل پاکی ز لوث آب و گل — رخت بالا بردہ از مقصورۂ ارکاں توئی

شہسوار زین چہ می تازی کہ در گام نخست — پاک بیروں تاختہ زیں ساکن و گرداں توئی

تا پری بخشودہ از عرش بالا بودہ — آں قوی پر باز اشہب صاحب طیراں توئی

سالہا شد زیر مہمیز ست اسپ سالکاں — تا عناں در دست گیری آں سمجے امکاں توئی

## فی کونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سوادید رک

ایں چہ تشکل ست اینکہ داری تو کہ ظل ربہا — صورتے بگرفتہ بر اندازۂ اکوال توئی

یا مگر آئینہ از غیب ایں سو کردہ روئے — عکس سے جو شد نمایاں در نظر زمینیاں توئی

یا مگر نوعے دگر را ہم بشر نامیدہ اند — یا تعالی اللہ از انساں گر ہمیں انساں توئی

## فی جامعیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکمالات الظاہر والباطن

شرع از روبیت حکیمے عرفاں ز بیلوبیت دمد — ہم بہار ایں گل و ہم ابر آں باراں توئی

پردہ برگیر از رخت اے مہ کہ شرح ملتی — رخ بپوش اے جاں کہ رمز باطن قرآں توئی

ہم توئی قطب جنوب و ہم توئی قطب شمال — نے غلط کردم محیط عالم عرفاں توئی

ثابت و سیارہ ہم در تست عرش اعظمی — اہل تمکیں اہل تلویں جملہ را سلطاں توئی

## فی ارثیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ عن الانبیاء والخلفاء و نیابۃ لہم

مصطفےٰ سلطان عالی جاہ و در سرکار او — ناظم ذو القدر بالا دست والا شاں توئی

اقتدار کن مکن حق مصطفےٰ را دادہ است ‌ ‌ ‌ ‌ زیر تختِ مصطفےٰ بر کرسیٔ دیواں توئی

در آخر نشو تو بر طلب ابراہیم شد ‌ ‌ ‌ ‌ در اول ہم نشیں موسیٰ عمراں توئی

ہم خلیل خانِ رفق وہم ذبیحِ تیغِ عشق ‌ ‌ ‌ ‌ نوح کشتی غریباں خضر گمراہاں توئی

موسیٰ طور جلال عیسےٰ چرخ کمال ‌ ‌ ‌ ‌ یوسف مصر جمال ایوب صبرستاں توئی

تاج صدیقی بسر شاہِ جہاں آراستی ‌ ‌ ‌ ‌ تیغ فاروقی بقبضہ دادرِ گیہاں توئی

ہم دو نور جاں وتن داری وہم سیف وقلم ‌ ‌ ‌ ‌ ہم تو ذوالنورینی وہم حیدر دوراں توئی

## فِی تَفضِیلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنہُ عَلَے الاَولِیَاءِ

آنکہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است ‌ ‌ ‌ ‌ وانکہ ایں فرمود حق فرمود باللہ آں توئی

اندریں قول آنچہ تخصیصات بیجا کردہ اند ‌ ‌ ‌ ‌ از زلل با از ضلالت پاک ازاں بنیاں توئی

بہر پایت خواجۂ ہنداں شدکیواں جناب ‌ ‌ ‌ ‌ بل علی عینی دراسی گوید آں خاقاں توئی

در تن مرداں غیب آتش زعظمت میزنی ‌ ‌ ‌ ‌ باز خود آں کشتۂ آتش دیدہ رابیلاں توئی

آنکہ از بیت المقدس تا درت یک گام داشت ‌ ‌ ‌ ‌ از تو رہ می پرسد و بخشش از لفضاں توئی

رہرواں قدس اگر آنجا نہ تبیدت رواست ‌ ‌ ‌ ‌ زانکہ اندر حجلۂ قدسی نہ در میداں توئی

بہر خلعت باطراز قل ہو اللہ احد ‌ ‌ ‌ ‌ آں مکرم راکہ بخشیدا ربہ در الواں توئی

## فصل منہ فی تفضیلہٖ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی عثمان نجہ الکرام

گوشئہ خشت دانواں گفتہ اند رہ القائے نور ‌ ‌ ‌ ‌ کا فتاباً نجد الیتاں ومہ تاباں توئی

لیک سبب شاں بود بر مستنفر و از کجا ‌ ‌ ‌ ‌ آں ترقی منازل کاندراں ہر آں توئی

ماہ من لاینبغی للشمس ادراک القمر — خاصہ چوں از عادکا لعرجون در اطمینان توئی

کور چشم بدچہ می بالی پری بودی ہلال — دی قمر گشتی وامشب بدر و بہتر زاں توئی

## فی تقریر عیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اصفیا در جہد و تو شاہانہ عشرت می کنی — نوش بادت زانکہ خود شاہاں ہر سلطاں توئی

بلبلاں را سوز و ساز سوز ایشاں کم مباد — گلرخاں را زیب زیبد زیب ایں بستاں توئی

نوش خور و خوش پوش و خوش زی کوری چشم عدو — شاہ اقلیم تن و سلطان ملک جاں توئی

کامرانی کن بکام دوستاں اے من فدات — چشم حاسد کور بادا نوشۂ ذی شاں توئی

شادزی اے نوعروس شادمانی شادزی — چوں بحمد اللہ در مشکوئے ایں سلطاں توئی

بلکہ لا واللہ کا نیمہا ہم نہ از خود کردہ — رفت فرماں ایں چنیں و تابع فرماں توئی

ترک نسبت گفتم از من لفظ محی الدین مخواہ — زانکہ در دیں رضا ہم دین و ہم ایماں توئی

ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ لغت ادبیا — فارغ از وصف فلاں و مدحت بہماں توئی

## تمہید عرض الحاجۃ

بے نوایاں را نوائے ذکر عیشت کردہ ام — زار نالاں را صلائے گوش بر افغاں توئی

چارہ کن اے عطائے ابن کریم ابن الکریم — ظرف من معلوم و بید ا فرد جوشاں توئی

باہمیں دست دو تا دامن کوتاہ و تنگ — از چہ گیرم در چہ بنہم لیک بے پایاں توئی

کو دامن نہ بد وقت آنکہ پر جوش آمدی — دست در بازار نفروشند و بر نیساں توئی

## المطلع الرابع فی الاستمداد

رو متاب از عابداں چو مایۂ غفراں توئی — آیۂ رحمت توئی آئینۂ رحماں توئی
بندہ ات غیرت برد گر بر در غیرت رود — در رود چوں بنگرد ہم شاہ آں ایواں توئی
ساد گیم بیں کہ مے جویم درمان درد — درد گو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی

## الاستغاث للاسلام

دین بابائے خودت را از سر نو زندہ کن — سید آخر نہ عمر سید لا دیاں توئی
احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا — از اب و جد بندہ و واقف زہر عنواں توئی
مادرم باشد کنیز تو پدر باشد غلام — خانہ زاد کہنہ ام آقائے خان دماں توئی
من نمک پروردہ ام تا شیر مادر خوردہ ام — للہ المنۃ شکر بخشش نمک خوراں توئی
خط آزادی نہ خواہم بندگیت خسروی است — بلٰی گر بندہ ام خوش مالک غلماں توئی

## انتساب المداح الی کلاب الباب العالی

بر سر خوان کرم محروم نگذارند سگ — من سگ و ابرار مہماناں و صاحب خواں توئی
سگ بیاں نتواند و جودت نہ پایند بیاں ست — کام سگ دانی و فا در بر عطائے آں توئی
گرسنگے میز فی خود مالک جان و تنی — در بہ نعمت می نوازی منت مناں توئی
پارہ نانے لقمہا تا سوئے من افگند — ہمت سگ ایں قدر دیگر نوال افشاں توئی
منکہ سگ باشم ز کوئے تو کجا بیروں روم — چوں یقیں دانم کہ سگ را نیز وجہ ناں توئی
در کشادہ خواں نہادہ سگ گرسنہ تشنہ کریم — چیست حرف رفتن و تیمار خاں وزاں توئی
دور نشینم زمیں بوسم شتم لا بہ کنم — چشم در تو بندم و دانم کہ ذو الاحسان توئی

للّٰہ العزۃ سگ نہدی دور کوئے تو بار
آئے ابن رحمۃ للعالمیں اے جاں توئی

ہر سگے را بر در بیغت چناں دل می دہند
مرحبا خوش آؤ بنشیں سگ نہ مہماں توئی

گر بہ پستاں کرد وقت خادمانت عوعوم
خامش اہل در درالپسند چوں درباں توئی

وائے من گر جلوہ فرمائی و من ماند ہمیں !
من زمن بستاں و جالیش در دلم نشاں توئی

قادری بودن رضا را منت باغ خلد داد
من نمی گفتم کہ آقا مایۂ غفراں توئی

---

# مثنوی رد امثالیہ

گریہ کن بلبلا از رنج و غم
چاک کن اے گل گریباں از الم

سنبلا از سینہ بر کش آہِ سرد
اے خضر از فرطِ غم شوری زرد

ہاں صنوبر خیز فریادی بکن
طوطیا جز نالہ ترک ہر سخن

چہرہ سرخ از اشک خونی ہر گلیست
خوں شوائے غنچہ زماں خندہ نیست

پارہ شوائے سینہ مہ ہمچو من،
داغ شوائے لالۂ خونیں کفن

خرمن عیشت بسوز اے برق تیز
اے زمیں بر فرق خود خاکے بریز

آفتابا آتش غم بر فروز
شب رسید اے شمع رد شن خوش بسوز

ہمچو ابر اے بحر در گریہ بجوش
آسمانا جامہ ماتم بپوش

خشک شو اے قلزم از فرطِ بکا ! — جوش زن اے چشمۂ چشمِ ذکا

کن ظہور اے مہدیِ عالی جناب — بر زمین آ عیسیٔ گردوں قباب

آہ آہ از ضعفِ اسلام آہ آہ — آہ آہ از نفسِ خود کام آہ آہ

مردماں شہوات را دیں ساختند — صد ہزاراں رخنہا انداختند

ہر کہ نقشِ رفتہ راہے از ہوا — ترک دیں گفت و نمودش اقتدا

ہر کرا گفت ایں چنیں کن اے فلاں — گفت لبیک و پذیرفتش بجاں

آں یکے گویاں محمدؐ آدمی ست — چوں من و در وحی او را برتری ست

جز رسالت نیست فرقے درمیاں — من برادر خورد باشم او کلاں !

ایں نداند از عمی آں ناسزا — یا خود است ایں ثمرہ ختمِ خدا

کہ بود مر لعل را فضل و شرف — کے بود ہم سنگ او سنگ و خزف

آں خزف افتادہ باشد بر زمیں — بس ذلیل و خوار و ناکارہ مہیں

لعل باشد زیبِ تاجِ سروراں — زینت و خوبیِ گوشِ دلبراں

واں دمی کنہ خلق ند بوحی جہد — کے بفضلِ مشک از فرِ می رسد

بوئے او کردہ پریشاں صد مشام — جا بجا تا پاک از مسکش تمام

اُو دمِ مفسوحِ ذمش در نبی — مدحتِ مشک اطیب الطیب از نبی

مشک از فریدح را بخشد سرور — ہم چو بوئے سنبلِ گیسوئے حور

شامہ از بوئے او در مشکِ جناں — ہم معطر ز قبائے مہ وشاں

مولوی معدن رازِ نہفت — رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ہے چہ گفتم ایں چنیں شبہ شنیع — کے بود شایاں آں قدر رفیع

لعل چہ بود جوہری یا سرخ چے — مشک چہ بود خون ناف و جیفے

مصطفےٰ نورِ جناب امر کن — آفتاب برج علم من لدن

معدن اسرار علام الغیوب — برزخِ بحرین امکان و وجوب

بادشاہِ عرشیاں و فرشیاں — جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں

راحتِ دل قامتِ زیبائے او — ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جانِ اسمٰعیل بر رویش فدا — از وفا گویاں خلیل مجتبےٰ

گشت موسےٰ در طوائے جویانِ او — ہست عیسےٰ از ہوا خواہانِ او

بندگانش حور و غلمان و ملک — چاکرانش سبز پوشانِ فلک

مہرِ تاباں علوم لم یزل !! — بحر مکنونات اسرارِ ازل

ذرہ زاں مہر بر موسےٰ دمید — گفت من باشم بعلم اندر فرید

رشحۂ زاں بحر بر خضر اوفتاد — تا کلیم اللہ را شد اوستاد

پس در ایں قدر شاہ انبیاء — لیک مجبورم ز فہم اغبیا

وصف او از قدرت انساں براست — حاشا للہ ایں ہمہ تفہیم راست

لذتِ دیدار شوخے سیم تن — ماہ روئے دلبرِ غنچہ دہن

فتنهٔ آئینهٔ حسن‌آراں گلشنے — رشکِ گل شیریں ادا نازک تنے
گر بخواہی فہم او مروی کنند — کو ز عشق و حسن تا آگہ بود
ناکشیدہ منتِ تیرِ جفا — لب بفریاد و فغاں ناآشنا
دل نشد خوں تا بہ دریا دلیے — بر لبش نامد ز ہجراں یارب
مرغ عقلش بے پروبالے شود — جز کہ گوئی چوں شکر شیریں بود
گرچہ خود داند اسیر دل ربا — از کجا ایں لذت و شکر کجا
زیں مثل شدی از نیش و نوش — لیک من بار دگر رفتم ز ہوش
تا من از تمثیل مے کردم طلب — باز رفتم سوئے تمثیل از عجب
زیں گرو فرو عجب وا ماندہ ام — حیرت اندر حیرت اندر حیرتم
ایں سخن آخر نہ گردد از بیاں — صد ابد پایاں رود او ہم چناں
نیست پایانش الیٰ یوم التناد — ختم کن واللہ اعلم بالرشاد
خامشی شد مہر لب تا ئے بیاں — باز گرداں سوئے آغا ئیش کناں
ایں چنیں صد با نتق انگیخ تند — بر سرِ خود خاک ذلت ریخ تند
فرقۂ دیگر ز اسمٰعیلیاں — بستہ در توہین آں سلطاں میاں
در دلِ شاں قصد تازہ فتنہا — بر لب شاں ایں کلام ناسزا
کہ بہ ششش طبقات زیریں زمیں — حق فرستادا انبیاء مرسلیں
ششش چو آدم ششش چو موسیٰ ششش مسیح — ششش خلیل اللہ ششش نوح ذبیح

ہم در آں ہا شمش چو ختم الانبیا — مثل احمد در صفاتِ اعتلا

یا محمد ہر یکے وارد مرے — در کمال ظاہری و باطنے

پارہ شد قلب و جگر زیں گفتگو — احذروا یا ایہا الناس احذروا

المحذر اے دل ز شعلہ زادگاں — پائے از زنجیر شرع آزادگاں

مصطفٰے مہر یست تاباں بالیقین — منتشر نورش بہ طبقات زمیں

مستنیر از تابش یک آفتاب — عالمے واللہ اعلم بالصواب

گرچہ یک باشد خود آں مہرے سنی — احولانش ہفت بینند از کجی

وہمی بیند یک را احولاں — الاماں زیں ہفت بیناں الاماں

چشم کج کردہ چو بینی ماہ را — ز احولی بینی دو آں یکتاہ را

گوئی از حیرت عجب امریست ایں — خواجہ دو باشد مہ روشن چیست ایں

راست کردی چشم و شد رفع حجاب — یک نماند ماہ تاباں یک جواب

راست کن چشم خود از بہر خدائے — ہفت بیں کم باش اے ہرزہ درائے

اے برادر دست در احمد بزن — بر کجی نفس بد دیگر متن

رو تشبیت کن بذیل مصطفٰے — احول بگذار سوگندِ خدا

پندہا دادیم و حاصل شد فراغ — مَا عَلَیْنَا یَا اَخِیْ اِلَّا الْبَلَاغ

در دو عالم نیست مثل آں شاہ را — در فضیلتہا و در قربِ خدا

ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے — برترست از وے خدائے مہندے

انبیائے سابقیں اے محتشم / شمعہا بودند در لیل وظلم

درمیان ظلمت وظلم وغلو! / مستنیر از نور ہر یک قوم او

آفتاب خاتمیت شد بلند / مہر آمد شمعہا خامش شدند

نور حق از شرق بے مثلی تبافت / عالمے از تابش او کام یافت

دفعتاً برخاست اندر مدح او / از زمہا شور لا مثل لہ؛

لیک شپر نا پذیرفت از عناد / در جہاں ایں بے بصر یارب مباد

چشمہا بودند ایں رہبانیاں / مزرع دل بہرہ یاب فیض شاں

ابر آمد کشتہا سیراب کرد / نخلہائے خشک را شاداب کرد

حق فرستاد ایں سحاب با صفا / کے لیطہرنا و یذہب رجسنا!

بارش او رحمت رب العلےٰ / شورش رحمۃ لہداۃ انا

رحمتش عام است بہر ہم کساں / لیک فضلش خاص بہر مومناں

چوں نئی بے مثلیش را معترف / کے شوی از بحر فیضش مغترف

نیست فضلش بہر قوم بے ادب / یخطف ابصارہم برق الغضب

چو ببیند آں سحاب ایناں ز دور / عارض، ممطر بگویند از غرور!

بل ہوا استعجلوا اخزی عظیم / ارسلت ریح بتعذیب الیم

فیض شد با غیظ گرم اختلاط / حبذا ابرے عجب خوش ارتباط

خرمنے کش سوخت برق غیظ او / گفت قرآں السقر مثوی لہ؛

مزرعے کش آب داد آں بحرِ جود
حق بہ تنزیلِ مبیں وصفش نمود

قل کزرعٍ اخرج الشطأ الیٰ
آذرہ فاستغلظ ثم استویٰ

یعجب الزراع کالمطر المعین
کے یغیظ الکافرین الظالمین

ابرِ نیساں ست ایں ابرِ کرم
در رخشاں آفریں در قعرِ یم

قطرہ کز وے چکید اندر صدف
گوہرِ رخشندہ شد با صد شرف

بحرِ فاخر شرعِ پاک مصطفیٰ
واں صدف عرشِ خلافت اے فتا!

قطرہ ہا آں چار بزم آرائے او!
تا بگہ او بود و شان اجزائے او

برگہائے آں گلِ ریبا بدند
رنگ و بوئے احمدی مے داشتند

قصد کاسہ گرد آں شاہِ جواد
ہر یکے انی لہٗ گویاں ستاد

جنبش ابرو نہ تکلیفِ کلام!
خود بود ایں کار اجزا والسلام

آں عتیق اللہ امام المتقیں
بود قلبِ خاشع سلطانِ دیں!

واں عمر حق گو زبانِ آں جناب
ینطق الحق علیہ والصواب

بود عثمان شہ نگیں چشمِ نبی
تیغ زن دستِ جواد او علی

نسبت گر دستِ نبی شیرِ خدا
چوں ید اللہ نام آمد مر ورا

دستِ احمد عین دستِ ذوالجلال
آمد اندر بیعت و اندر قتال

سنگریزہ کی زند دستِ جناب
کا رمیتَ اذ رمیتَ آید خطاب

وصف اہلِ بیعت آمد اے رسید
فوق ایدیہم ید اللہ المجید

شرح این معنی برون از آگہی ست | پا نہادن اندریں رہ بیرہی ست
تا ابد گر شرح این مفصل کنم | جز تحیر ہیچ نبود حاصلم
رَبَّنَا سبحانکَ لَیْسَ لَنَا | عِلْمُ شَیْءٍ غَیْرُ عَلَّمْتَنَا
گفتہ گفتہ چوں سخن اینجا رسید | خامۂ گوہرفشاں داماں بچید
ملہم غیبی سروش راز داں | دامنم بگرفت کاے آتش زباں
درخور مہمت نباشد ایں سخن | بس کن وبے ہودہ وش خامی مکن
اصفیا ہم اندریں جا خامشند | از مئے کلت لسانہ بے ہشند
رازہا بر لب شاں مستور نیست | لیک افشا کردنش دستور نیست
ہر کجا گنجے ودیعت داشتند | قفل بر در بہر حفظش بستہ اند
در دل شاں گنج اسرار اے خو | بر لب شاں قفل امر الفنواط
روز آخر گشت وباقی این کلام | ختم کن انی لہٗ طرف التمام
لغز گفت آں مولوی مستند | راز ما را روز کے گنجا بود
الغرض شد مثل آں عالیجناب | سایہ ساں معدوم پیش آفتاب
متفق بر وے ہمہ اسلامیاں | سنیاں بر ہمیاں مستہاں
ممتنع بالغیر دا ندیک فریق | ممتنع بالذات دیگر اے رفیق
وادریغا کردہ ایں قوم عنید | خرق اجماعے بدیں قول جدید
اللہ اللہ اے جہولان غبی | تا بکے بے دینی و فتنہ گری

مصطفیٰ وایں چنیں سوء الادب    ایں قدر ایمن نشدید از مکر رب

سابع سبعہ نگوشید از عناد    انتہوا خیراً لکم یوم التناد

روز محشر چوں خطاب آید ز عرش    اے نطیقان فلک سکانِ فرش

ہیچ مے بینید در ارض و سما    مثل و شبہ ما بندهٔ مصطفیٰ

یک زباں گویند نے نے اے کریم    کس عدیلش نیست باللہ العظیم

آنچناں کاندر ازل ز ارواح ما    از الستے خاص بے پایاں بلیٰ

لاجرم آں روز زیں قولِ وخیم    توبہ ہا ظاہر کنید از ترس و بیم

معترف آئید بر جرم و خطا    معذرت آرند پیشِ کبریا

کاے خدا از فضل او غافل بدیم    شمس پیشِ چشمِ ما جاہل بدیم

ربنا انا ظلمنا رحم کن    جاہلانہ گفتہ بودیم ایں سخن

پردہا بر چشم ما افتادہ بود    رحم کن بر جاہلاں رحم اے ودود

نفسِ ما انداخت ما را در بلا!    وائے بر ما و بنا وائے ما

عذرہا در حشر باشد ناپذیر    قاریاں بر خواں الم یات النذیر

سخت روزے باشد آں روز الاماں    باختہ ہوش و حواسِ قدسیاں

واحد قہار باشد در غضب    یجعل الولدان شیباً فی التعب!

زہرہا در باختہ افلاکیاں    رنگ از چہرہ پریدہ خاکیاں

دو گروہ باشند مسعود و لئیم    کل عرق کان کا الطود العظیم

رب سلم التجائے انبیاء — شور نفسی بر زبانِ اولیاء

برلب آمد نام آں روز سیاه — موئے بر تن فاستم یارب پناه

اعترافِ جرم و توبه اے اریب — در چنیں روز سیه نابد عجیب

کیں جهولاں راز طعن و دور باد — هم بدنیا لیک در موزه فتاد

شاں بیک جائے نماں گیر و دار — همچو پائے سوخته نا مستقرار

تاج تثلیث گهی بر سر نهند — گه خطاب خاتمیت می دهند

گاه بالذات ست آں ختم اے همام — گاه بالعرض آمد و تخییل خام

لونیا زاں کتاب اضطراب — ایں چنیں کردند صدها انقلاب

اندریں فن هرکه استادے بود — کے بچندیں قلب ها قانع شود

می رسد از وے بهر فرضے نبی — شقه معزولی از پیغمبرے

که قناعت کن گذشته از طمع — بر هدایت حسب عزّ من قنع

از نبوت و ز نزولِ جبرئیل — قصه مالو دست ارشاد السبیل

معنی شمس است برگ نسترن — موج عثماں شرحِ لسنرین و شمن

آهوئے چیں ست و مقصود از سما — مرحبا تاویل اطهر مرحبا!

الغرض سیماب وش در اضطراب — صد تپیدن کرده ایں قوم عجاب

چند در کوئے جبل پشتا فتند — لیک راهِ مخلصی کم یافتند

من فدائے علم آں یکتا شوم — حبّذا دانائے رازِ مکتتم

حبذا سرِ و عیاں و دانائے من
حبذا ربّ من و مولائے من

گرد ایمائے بریں فتنہ گرے
قبرہا پیش وجودش در نے

احمدا بنگر کہ ایناں چوں زدند
بہر تو امثال از کفر نژند

او فتادند از ضلالت در چہے
پے نبرد از عمی سوئے رہے

تا بکے گوئی دلا از ایں و آں
بر دعا کن اختتام ایں بیاں

نالہ کن بہرِ دفاع ایں عناد
از تہِ دل دونہ خرط القتاد

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیس خلوت شبہائے من

اے کریم کارسازِ بے نیاز
دائم الاحسان شہ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغِ سحر
اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر

اے کہ نامت راحتِ جان و دلم
اے کہ فضلِ تو کفیل مشکلم

ہر دو عالم بندۂ اکرامِ تو!
صد چو جانِ من فدائے نامِ تو

ما خطا آریم تو بخشش کنی
نعرۂ انی غفورٌ می زنی

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا

زہر ما خواہیم تو شکر دہی
نیر را دانیم شر از گمرہی

تو غرستادی بما روشن کتاب
می کنند باما حکامت خطاب

از طفیل آں صراطِ مستقیم
قوتے اسلام را دہ اے کریم

بہر اسلامے ہزاراں فتنہا
یک من و صد داغ فریاد اے خدا

اے خدا بہرِ جنابِ مصطفےٰ — چار یارِ پاک و آلِ با صفا!

بہر مردانِ رہت اے بے نیاز — مردماں در خواب ایشاں در نماز

بہر آبِ گریۂ تردامناں — بہر شورِ خندہ طاعت کناں

بہر اشکِ گرمِ دوراں از نگار — بہر آہِ سردِ مہجوراں زیار!

بہر جیبِ چاکِ عشقِ نامراد — بہرِ خونِ پاکِ مردانِ جہاد

پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما — از تو بپذرفتن زما کردن دُعا

ہیچ می آید ز دستِ عاجزاں — جز دعا ہم محض توفیقت بود

ماکہ بودیم دعائے ماچہ بود — فضلِ تو دلدادا اے ربِّ ودود

ذرہ بر روئے خاک افتادہ بود — آفتابے آمد در روشن نمود

تکیہ بر رب کرد عبدِ مستہاں — اوست بس مارا بلاذ مستعاں

کیست مولےٰ بہ از ربِّ جلیل — حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

چوں بدیں پایہ رسانم مثنوی — بہ تماشش بر کلامِ مولوی

تا ختامہ مسک گویند اہلِ دیں — زانکہ مشک ست آں کلامِ مستبین

چوں فتاد از روزنِ دل آفتاب
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

---

**حصۂ دوم تمام شد**

---

گلزار عالم پریس بیرون بھاٹی گیٹ لاہور

# اعلیحضرت مجدد دین و ملت مولٰنا الحاج احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ کی تصنیفات

الامن والعلی ۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دافع البلاء ہونے کا ثبوت ۔/۳

الاستمداد ۔ تین سو ساٹھ شعروں کا مبارک قصیدہ مع اردو شرح ۔/۲

احکام شریعت ۔ جامع مسائل ضروریہ میں بہترین کتاب ہے ۔ ۳/

الملفوظ مکمل ۔ جس میں مسلمانان عالم کے لئے اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل ہے ۔/۸/۴

الذبدۃ الذکیہ ۔ حرمت سجدہ تعظیم میں بہترین کتاب ہے ۔ ۱/۴/

الکوکبۃ شہابیہ ۔ اطیب البیان وغیرہ کتب وہابیہ کا بہترین رد ۔/۱۲/

انباء المصطفٰے ۔ حضور نبی کریم ماکان ومایکون کے عالم ہیں اور ان کو مصیبت میں پکارنا جائز ہے ۔ ۔/۱۰/

اہلاک الوہابیین ۔ مزارات کی تحریم وتوقیر اور غیر مقلدین کی تہذیب وتعذیر ۔ ۔/۸/

اقامۃ القیامہ ۔ مسئلہ قیام میلاد مبارک میں بے نظیر کتاب ۔ ۔/۸/

ازالۃ العار ۔ درباب ممانعت مناکحت از سائر اہل بدعت بالخصوص از غیر مقلدین ۔/۵/

الزمزمۃ القمریہ ۔ قصیدہ غوثیہ شریف کی بہترین شرح ۔/۸/

افادہ حبد الکرامہ ۔ نماز میں تکبیر بیٹھ کر سننا اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہونے کا ثبوت ۔/۴/۱

الخطبات رضویہ۔ خطبات اعلیحضرت معہ مواعظ منظوم عمدہ ۔/۱۲/۔

الہادی الحاجب۔ غائب کی نماز جنازہ کی ممانعت ۔/۶/۔

ایذان الاجر ۔ بعد دفن میت قبر پر اذان کہنے کا ثبوت ۔/۴/۔

اجلی انوار الرضا۔ اذان جمعہ مسجد سے باہر دینی چاہیئے ۔/۶/۔

الفضل الموہبی۔ غیر مقلدین کے رد میں لاجواب کتاب ۔/۴/۔

افتائے حرمین ۔ مسئلہ علم غیب پر حرمین شریفین کی تصدیقات ۔/۵/۔

ابر المقال ۔ تبرکات کو بوسہ دینے کے جواز میں اور آستان بوسی کا جواز ۔/۴/۔

الصمصام ۔ نصاری کے اعتراض کا جواب اور ان پر اعتراضات کا مجموعہ ۔ ۔/۴/۔

الجام الصاد ۔ ضاد کو قصداً ظا پڑھنا ناجائز ہے اس مسئلہ پر مکمل بحث ۔/۵/۔

الوظیفۃ الکریمہ اعلی حضرت کے خوب اعمال و وظائف دافع کار درج ہیں ۔/۴/۔

الاعلام دھواں صائم کے ناک یا حلق میں بلا قصد خود چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ ۔/۴/۔

الیاقوتۃ الواسطہ شغل برزخ کے اثبات اور وہابیہ کے ابطال میں یہ مبارک فتوی ۔/۵/۔

الحجۃ الفائحہ ۔ فاتحہ سوم چہلم برسی وغیرہ کا مکمل ثبوت۔ ۔/۳/۔

البدور الاجلہ رویت ہلال کے حکم اور اس کے مسائل۔ ۔/۵/۔

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور